جسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۸۶

تار کا پتہ :- الفضل قادیان

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

الفضل

روزنامہ

قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام منیجر روزنامہ الفضل ہو

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

شرح چندہ پیشگی

سالانہ عہ

ششماہی ۸ عہ

سہ ماہی ۱۲ ؎

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند عہ ۱۸

جلد ۲۴	مورخہ یکم رجب ۱۳۵۵ھ	یوم جمعہ	مطابق ۱۸ ستمبر ۱۹۳۶ء	نمبر ۶۸

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

غریب ـ حلیم ـ نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ

" رحمت کے نشان دکھلانا قدیم سے خدا کی عادت ہے ـ مگر تم اس حالت میں اس عادت سے حصہ لے سکتے ہو ـ کہ تم میں اور اس میں کچھ جدائی نہ رہے ـ اور تمہاری مرضی ـ اس کی مرضی اور تمہاری خواہشیں اسکی خواہشیں ہوجائیں ـ اور تمہارا سر ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت مرادیابی اور نامرادی میں اس کے آستانہ پر پڑا رہے ـ تا جو چاہے سو کرے ـ اگر تم ایسا کرو گے ـ تو تم میں وہ خدا ظاہر ہوگا جس نے مدت سے اپنا چہرہ چھپا لیا ہے ـ کیا کوئی تم میں ہے ـ جو اس پر عمل کرے ـ اور اس کی رضا کا طالب ہوجائے اور اس کی قضاء و قدر پر ناراض نہ ہو ـ سو تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو ـ کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے ـ اور اس کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو اور اس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو اور کسی پر تکبر نہ کرو ـ گو اپنا ماتحت ہو ـ اور کسی کو گالی مت دو ـ گو وہ گالی دیتا ہو ـ غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ ـ تا قبول کئے جاؤ "

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷ ستمبر ـ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ـ کہ حضور کے کان کے درد میں کچھ تخفیف ہے لیکن آج صبح پیچش کی شکایت تھی ـ اور نقاہت بھی تھی ـ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ حضور کو صحتِ کامل عطا فرمائے ؛

جناب سید عزیز اللہ شاہ صاحب برادرِ حضور و جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب گھوڑا گلی سے چند دنوں کے لئے معہ اہل و عیال تشریف لائے ؛

حضرت مفتی محمد صادق صاحب امرتسر سے واپس تشریف لے آئے ہیں ؛

ابو العطاء جناب مولوی اللہ دتا صاحب ایک ماہ سے صرف و نحو کا جو درس دیتے رہے ـ وہ ختم ہوگیا ہے اس میں شامل ہونے والے طلباء نے آج صبح بورڈنگ ہائی سکول میں مولوی صاحب کو ٹی پارٹی دی ـ اور ایڈریس پیش کیا جس کا مولوی صاحب نے مناسب جواب دیا ؛

ذکر حبیبؑ

یعنی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد مبارک کی باتیں

۱۴۔ حضرت مسیح موعودؑ کوئی انوکھے نبی نہ تھے آپ سے قبل ہزاروں نبی گزرے

لاہور میں ایک صاحب میاں محمد چٹو ہوا کرتے تھے۔ جو اپنے وقت میں لاہور کے مشاہیر میں سے تھے۔ پہلے اہلحدیث تھے۔ پھر چکڑالوی ہو گئے۔ وہ ایک دفعہ اپنے مذہب کے ایک مولوی کو لیکر مباحثہ کے لئے قادیان آئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام معہ چند خدام کے مسجد مبارک میں جو ابھی وسیع نہ ہوئی تھی۔ تشریف فرما تھے۔ اس مولوی نے سوال کیا۔ کہ آپ جو نبی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ آپ کی نبوت کا ثبوت کیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ دنیا میں صرف میں ہی نبی نہیں ہوا۔ مجھ سے پہلے بہت نبی گذرے۔ اگر آپ ان میں سے کسی پر ایمان رکھتے ہیں۔ تو اس کا نام لیں۔ اور اس کی نبوت کا ثبوت پیش کریں۔ جو ثبوت آپ اس کے لئے پیش کریں گے۔ ویسا ہی ثبوت میں اپنے لئے پیش کروں گا۔ اس طرح فیصلہ آسان ہو گا کیونکہ آپ کے مسلمہ اصل پر بات طے ہو جائے گی۔ اس کے جواب میں چکڑالوی مولوی صاحب نہ کسی نبی کا نام لیں۔ اور نہ کوئی ثبوت پیش کریں۔ یہی کہتے رہے کہ پہلوں کو تو سب مانتے ہیں۔ اور ان کے لئے تو بہت سے دلائل ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہی فرماتے۔ کہ جو آپ کے نزدیک مانے ہوئے نبی ہیں۔ ان میں سے صرف ایک کا نام لیں۔ اور اس کی سچائی کی دلیل دیں۔ ویسی ہی دلیل میں بھی دے دوں گا۔ نہ اس مولوی کو یہ جرأت ہوئی۔ کہ نام پیش کرے اور نہ بات آگے چلی۔ اسی میں مجلس ختم ہو گئی۔ (محمد صادق ۱۶ ستمبر ۱۹۳۶ء)

ایک ضروری اعلان

ہمارے نمائندہ چوہدری شریف احمد صاحب پنجاب کے مختلف شہروں میں ایجنسیاں قائم کرنے کی غرض سے دورہ پر روانہ ہو گئے ہیں۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ جہاں بھی وہ پہنچیں احباب اپنی کوشش سے ان کے کام میں مدد ہو کر کمپنی کے لئے باعث شکریہ ہونگے۔

(جنرل مینیجر دی سٹار ہوزری ورکس لیمیٹڈ۔ قادیان)

نیشنل لیگ قادیان کا ایک اہم اجلاس

عیدگاہ کی درستی اور مسٹر کھوسلہ کے فیصلہ کے متعلق قراردادیں

قادیان ۱۶ ستمبر۔ آج بعد نماز عشاء ریتی چھلہ کی مسجد کے عقب میں مقامی نیشنل لیگ کا ایک جلسہ زیر صدارت جناب شیخ محمود احمد صاحب عرفانی صدر نیشنل لیگ قادیان منعقد ہوا۔ جناب صدر نے نوجوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے ایک پُرجوش تقریر کی جس میں انہیں سلسلہ کے لئے ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کی نصیحت کی۔ آپ کے بعد ابوالعطاء مولوی اللہ دتا صاحب نے تقریر کی جس میں آپ نے بیان کیا۔ کہ عیدگاہ میں بارشوں کی وجہ سے جابجا گڑھے اور نالیاں بن گئی ہیں۔ اس لئے ہم صدر انجمن احمدیہ سے اس کی درستی اور اصلاح کی درخواست کرتے ہیں۔ اس کے بعد چوہدری ظہور احمد صاحب جنرل سیکرٹری نیشنل لیگ قادیان نے حسب ذیل ریزولیوشن پیش کیا۔

نیشنل لیگ قادیان کا یہ اجلاس عام صدر انجمن احمدیہ قادیان کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرانی چاہتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کی عیدگاہ اس وقت نہایت خراب حالت میں ہے۔ اس میں جگہ جگہ بارشوں کی وجہ سے گڑھے پڑ گئے ہیں۔ اور جھاڑیاں اگ آئی ہیں۔ اور چونکہ عید اللہ تعالےٰ کے فضل سے قریب آ رہی ہے۔ اور اس کی درستی فوری طور پر ضروری ہے۔ اس لئے ہم تمام ممبران نیشنل لیگ قادیان اپنی خدمات اس کام کے لئے کلی طور پر صدر انجمن احمدیہ کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے درخواست کرتے ہیں۔ کہ ہمیں جلد سے جلد اس کام کے کرنے کی اجازت دی جائے۔ تاکہ درستی کا کام فوری طور پر شروع کر دیا جائے۔

دوسرا ریزولیوشن مولوی عبد الرحمن صاحب مبشر نے یہ پیش کیا۔ کہ

نیشنل لیگ قادیان کا یہ اجلاس عام جناب صدر صاحب آل انڈیا نیشنل لیگ سے درخواست کرتا ہے۔ کہ سشن جج مسٹر کھوسلہ کے رسوائے عالم فیصلہ سے ہمارے قلوب میں پیدا شدہ زخم بدستور ہیں۔ اس لئے اس فیصلہ کو صفحہ عالم سے معدوم کرنے کے لئے مؤثر کارروائی عمل میں لائی جائے۔ اور فی الحال اور نہیں تو اس پر تنقید کا سلسلہ ہی دوبارہ شروع کرنے کی اجازت دی جائے۔

تیسرا ریزولیوشن جناب مولوی عبد الرحمن صاحب مولوی فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ نے یہ پیش کیا۔ کہ ان ریزولیوشنز کی نقول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ حضرت صاحب آل انڈیا نیشنل لیگ لاہور اور جناب ناظر صاحب اعلےٰ کی خدمت میں بھجوائی جائیں۔

یہ تمام قراردادیں باتفاق آراء منظور ہوئیں۔ اور ساڑھے دس بجے دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب کی لائٹ کو مراجعت

صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب مولوی فاضل بی۔ اے ۱۷ جولائی کو قادیان سے بعزم ولائت ساڑھے چھ بجے کی گاڑی سے روانہ ہوں گے۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ صاحبزادہ صاحب موصوف کو اپنے فضل و کرم سے بخیریت منزل مقصود تک پہونچائے۔

درخواستہائے دعا (۱) خاکسار کی والدہ صاحبہ اور چھوٹا بھائی آج کل بیمار ہیں۔ نیز میں بھی عام طور پر بیمار رہتا ہوں۔ احباب ہم سب کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار منظور الحق اختر

(۲) میرے ایک قریبی رشتہ دار کی بیوی عرصہ سے بیمار چلی آتی ہے۔ احباب اسکی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں نیز میری بعض مشکلات کے ازالہ کے لئے بھی دعا کی جائے۔ خاکسار محمود احمد عارف شاہ پور دھوگیوالا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ یکم رجب ۱۳۵۵ھ

ہندوستان کی اکثریت اقلیتوں کے اعتماد کو کھو رہی ہے

کانگرس نے حال میں جو انتخابی اعلان شائع کیا تھا۔ اس میں اس نے تنگ نظر اور متعصب ہندوؤں کے شور و شر کے زیر اثر اپنے ادعا غیر جانبداری و قوم پرستی کے باوجود فرقہ وار فیصلہ کی اسی رنگ میں مذمت کرنے۔ اور اس کے استرداد پر زور دینے کی ضرورت سمجھی۔ جس رنگ میں وہ عام طور پر جدید آئین کی کرتی رہی ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ کانگرس کا فرقہ وار فیصلہ کے متعلق اس قسم کی ذہنیت کا اظہار کرنا نہ صرف اس لحاظ سے غیر موزون تھا۔ کہ یہ مسئلہ مسلمانوں اور ہندوؤں کے درمیان ایک متنازعہ فیہ مسئلہ ہے۔ اور کانگرس کو جو تمام ہندوستان کی نمائندہ جماعت کہلانے کا دعوےٰ کرتی ہے۔ اس معاملہ میں جنبہ داری سے کام نہیں لینا چاہیئے تھا بلکہ اس کی یہ روش اس لحاظ سے بھی نامناسب اور غیر معقول تھی۔ کہ فرقہ وار فیصلہ آئین نو کا محض ایک جزو ہے۔ اور یہ جدید آئین کی طرح ہندوستانیوں پر ٹھونسا نہیں گیا۔ بلکہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے کسی باہمی تصفیہ پر نہ پہونچنے کی وجہ سے ان کی خواہش پر صادر کیا گیا۔ اور اس امر سے کوئی عقلمند انسان ایک لمحہ کے لئے بھی انکار نہیں کر سکتا۔ کہ ہندوستان میں جو متعدد اقوام و ملل کا ایک عجیب و غریب مجموعہ ہے۔ اور جس میں اکثریت والی قوم پر اقلیتوں کو قطعاً کوئی اعتماد نہیں۔ خواہ کسی قسم کا آئین بھی نافذ کیا جائے۔ تناسب آبادی کی بناء پر فرقہ وار حقوق کی تقسیم اور اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کا مسئلہ قائم رہے گا۔ اور وہ کسی صورت میں بھی نظر انداز نہیں کیا جائے گا۔ ظاہر ہے کہ موجودہ فرقہ دار فیصلہ بھی اسی ناگزیر ضرورت کا نتیجہ ہے

اور یہ بھی ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ کہ اس میں اقلیتوں کے حقوق کی کماحقہٗ حفاظت نہیں کی گئی۔ مسلمانوں کو بہت حد تک ان کے جائز اور واجب حقوق سے جو از روئے انصاف انہیں ملنے چاہئیں۔ محروم رکھا گیا ہے۔

ان حالات کے باوجود ہمارے بعض ہندو بھائی اپنی فطری تعصب اور تنگ ظرفی کے باعث مصالحت کا طریق اختیار کرنے کی بجائے فرقہ وار فیصلہ سے کچھ اس طرح الجھ رہے ہیں۔ کہ ان کی اس ذہنیت پر رونا آتا ہے۔ کس قدر افسوسناک بات ہے۔ کہ وہ اس کی تنسیخ کے لئے تو بیتاب ہو رہے ہیں۔ لیکن باہمی افہام و تفہیم اور سمجھوتہ کی بناء پر اس کا کوئی ایسا بدل تلاش کرنے کا نام نہیں لیتے۔ جو تمام اقوام کے لئے قابل قبول ہو۔ اور جس میں ہر ایک قوم کو اس کا جائز حق تفویض کیا گیا ہو۔

بسوخت عقل زحیرت کہ ایں چہ بوالعجبی است

یہیں پر بس نہیں۔ بلکہ ستم بالائے ستم یہ کہ وہ کانگرس کو بھی فرقہ پرستی اور خود غرضی کی انہی راہوں کی راہپیمائی پر مجبور کر رہے ہیں۔ جس پر وہ خود اپنی عاقبت نااندیشی اور وطن دشمنی کے باعث گامزن ہو چکے ہیں۔

کانگرس نے اپنے انتخابی منشور میں فرقہ وار فیصلہ کی شدید مذمت کے باوجود اس کے خلاف یکطرفہ ہنگامہ آرائی کو نامناسب قرار دیا۔ لیکن صوبہ بنگال کی کانگرس کمیٹی نے جو فرقہ وار فیصلہ کے ہوّے سے کچھ بے طرح بدک رہی ہے۔ نئے دستور کو پس پشت ڈال کر محض اس فیصلہ کو اپنی مخالفت کے تیروں کا نشانہ بنانے کا فیصلہ کر لیا۔ اس پر پنڈت جواہر لال صاحب نہرو نے بحیثیت صدر آل انڈیا کانگرس کمیٹی اس صریح بددیانتی کے متعلق بنگال کانگرس کمیٹی سے جواب طلب کیا۔ تو دنیا جہان میں وطن دوستی کے دعویدار "پرتاپ" اور "ملاپ" پنجے جھاڑ کر ان کے پیچھے پڑ گئے ہیں۔ چنانچہ "پرتاپ" کے مہاشہ کرشن جو آئین نو کے استرداد کے متعلق مسٹر اینے اور سردار سنت سنگھ کے رزولیوشن پر ایک ممتحن عالم کا لبادہ پہن کر حکومت اسمبلی کے مسلم ارکان اور کانگرس سب کا امتحان لینے کا اعلان کر چکے تھے۔ کانگرس کا امتحان تو اسی ایک مسئلہ پر کر چکے لکھتے ہیں۔ "کانگرس کا امتحان ہو چکا۔ یہ دیکھنے کی ضرورت نہ رہی۔ کہ وہ مسٹر اینے اور سردار سنت سنگھ کی قرارداد کے متعلق کیا روش اختیار کر رہی ہے" (پرتاپ ۱۶ ستمبر)

ادھر "ملاپ" کے مہاشہ رنبیر تو اس قدر دم بخود ہو چکے ہیں۔ کہ انہیں اس بات پر یقین ہی نہیں آتا۔ کہ پنڈت جواہر لال نہرو نے بنگال کانگرس کمیٹی سے اس قسم کا جواب طلب کیا ہو۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں "مجھے تو یقین نہیں آتا۔ کہ جواہر لال نہرو جیسا آدمی اتنا غلط اور بے معنی قدم اٹھا سکتا ہے" (ملاپ ۱۶ ستمبر)

کانگرس کی طرف سے فرقہ وار فیصلہ کی مخالفت کے باوجود مہاشہ صاحبان کا پنڈت جواہر لال نہرو کے اس اقدام پر اس طرح بگڑنا ظاہر کرتا ہے۔ کہ فرقہ پرست ہندوؤں کی ذہنیت حد درجہ مفلوج ہو چکی ہے۔ اور وہ ملکی مفاد کی تمام مقتضیات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے محض اس لئے فرقہ وار فیصلہ کے خلاف فتنہ آرائی کر رہے ہیں کہ اس میں مسلمانوں کے حقوق کی کسی قدر حفاظت کی گئی ہے۔ اور بلاشبہ یہ ذہنیت اس حقیقت کو آشکار کر رہی ہے۔ کہ فرقہ پرست ہندو ہندوستان کے لئے اس آزادی کے خواہاں نہیں جس میں ہندوستان کی تمام قومیں باعزت اور باوقار زندگی بسر کر سکیں بلکہ وہ ایسی آزادی پر اس غلامی اور محکومی کو ترجیح دیں گے۔ جس میں انہیں اقلیتوں پر اپنی اجارہ داری قائم رکھنے کا موقعہ مل سکے۔ ورنہ اگر ان کی یہ خواہش نہیں۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ ان کے عتاب کا نزلہ محض فرقہ وار فیصلہ پر گرتا ہے۔ اور سب سے زیادہ وہ اسی کی مخالفت کر رہے ہیں۔

اس قسم کا طریق عمل ہندوستان کی اقلیتوں میں اکثریت کے متعلق بداعتمادی کے اس جذبہ کو جو پہلے ہی اکثریت کی تنگ ظرفی کے باعث ان کے دلوں میں پیدا ہو چکا ہے اور زیادہ بڑھا رہا ہے۔ اور یہ ملک کے مجموعی مفاد کے لئے کوئی خوش آئند بات نہیں۔

جرمنی کی طرف سے مطالبۂ نوآبادیات اور برطانیہ

نورنبرگ میں نازی جماعتوں کے آٹھویں سالانہ اجلاس میں ہر ہٹلر نے جرمنی کی طرف سے نوآبادیات کی ضرورت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ کہ برطانوی سیاسیین کہتے ہیں۔ کہ جرمنی کو نوآبادیات کی ضرورت نہیں۔ وہ خام اشیا خرید کر حاصل کر سکتا ہے۔ برطانوی مدبرین کی مثال اس فرانسیسی شہزادی کی ہے جس نے انقلاب فرانس سے پہلے جب غرباء روٹی کا مطالبہ کرتے تھے۔ کہا تھا۔ کہ وہ کیک کیوں نہیں کھا لیتے

دول یورپ کے نزدیک نوآبادیات کے حصول کا مسئلہ بلاشبہ ایک نہایت ہی اہم مسئلہ ہے۔ اور قارئین کرام جانتے ہیں۔ کہ غریب حبشہ اطالوی اژدر کی اسی جوع استعمار کا لقمہ بنا ہے جو کم و بیش تمام ممالک فرنگ کو درپے چین کر رہی اور انہیں نحیف و کمزور ممالک کو اپنے تنور شکم کا ایندھن بنانے پر مجبور کر رہی ہے جرمنی بھی اپنی بڑھتی ہوئی آبادی اور روز افزوں ضروریات کے پیش نظر اپنی سابقہ نوآبادیات کو حاصل کرنا چاہتا ہے ہٹلر کی تقاریر۔ اور اہل جرمنی کے مظاہروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ ان کی واگزاری کے لئے جارحانہ اقدام کر کے میدان جنگ میں کودنے سے ہرگز دریغ نہیں کریں گے یہی وجہ ہے۔ کہ اس بات نے برطانوی مدبرین میں بھی اضطراب کی کیفیت پیدا کر دی ہے۔ چنانچہ

ذکر و فکر

نلکہ اور کنواں

(حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کے قلم سے)

قادیان میں جب احباب کچھ سال پہلے مکان بنایا کرتے تھے۔ تو کنواں بھی ساتھ ہی بنوا لیتے تھے۔ کیونکہ اس وقت نلکہ لگانے والا ماہر کوئی موجود نہ تھا۔ لیکن رفتہ رفتہ اب یہ حال ہو گیا ہے۔ کہ ہر مکان بنتے وقت نلکہ پہلے لگایا جاتا ہے۔ اور پھر مکان بنتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ اب نلکہ یعنی پمپ لگانے والے کئی آدمی یہاں مل سکتے ہیں۔ مگر اب بھی بعض احباب کا یہ خیال ہے۔ کہ کنواں زیادہ آرام دہ اور مفید ہے۔ حالانکہ یہ بات بالکل غلط ہے۔ میری رائے میں تو جن جن گھروں میں کنوئیں موجود ہیں۔ ان کو بھی پینے کے پانی کے لئے پمپ ضرور لگوا لینا چاہیئے۔ اور ایسا پمپ کنوئیں میں نہ لگایا جائے۔ بلکہ کنوئیں سے بالکل علیحدہ لگایا جائے۔ نلکہ یا پمپ میں حسب ذیل فوائد ہیں:۔

۱۔ کنواں جگہ بہت زیادہ گھیرتا ہے۔ اور نلکہ صرف ایک بالشت زمین مانگتا ہے

۲۔ بچہ، کمزور عورت حتیٰ کہ ایک فاترالعقل بھی اس میں سے پانی نکال سکتا ہے۔

۳۔ کوڑا کرکٹ، روٹی ٹکڑا وغیرہ سڑنے والی اشیا نلکہ کے اندر نہیں پڑ سکتیں نہ ڈول رسی کی میل نہ مرا ہوا جانور نکل کر منتو۔ سنتو ڈول نکالنے کا جرمانہ ادا کرنا پڑتا ہے۔

۴۔ حادثہ اور موت کا خوف نہیں۔ یعنی اندر گر پڑنے اور ڈوبنے کی بالکل گنجائش نہیں۔

۵۔ ڈول رسی کا باقاعدہ خرچ جو کنوؤں کے لازم حال ہے۔ وہ نہیں ہوتا۔ نہ ڈول گرتا ہے۔ نہ غوطہ خور کو بلا کر اسے نکلوانا پڑتا ہے۔

۶۔ پانی نہایت صاف، چمکدار اور خالص زمین کے گہرے طبقوں میں سے آتا ہے اور بالکل تازہ بتازہ۔

۷۔ نلکہ کم خرچ اور بالانشین ہے۔ مگر کنوئیں پر بہت زیادہ رقم خرچ ہوتی ہے

۸۔ نلکہ بہت تھوڑی دیر میں لگ جاتا ہے یعنی دوسرے دن پانی مل جاتا ہے۔ برخلاف کنوئیں کے جو مہینوں لیتا ہے۔

۹۔ وبائی امراض کے جراثیم گہرے نلکہ کے پانی میں کبھی نہیں پائے جاتے۔ (مثلاً ہیضہ ٹائیفائڈ وغیرہ)

۱۰۔ کنوئیں کے آس پاس کیچڑ اور پھسلن اور گندگی اور نمی بہت رہتی ہے۔ برخلاف نلکہ کے جس کا قرب و جوار عموماً بہت پاکیزہ اور صاف ہوتا ہے۔

آجکل قادیان میں سستا نلکہ جو سوا انچ سائز کا ہو۔ قریباً ۲۸ یا ۳۰ روپے میں لگ جاتا ہے۔ مگر بہتر یہی ہے۔ کہ ڈیڑھ انچ سائز کا ہو۔ اور مشین ۱۵ سے ۲۰ فیٹ لمبی ہو۔ اور فلٹر ۷ فٹ کا امریکن ساخت کا ہو۔ اور سب سامان اچھا ہو۔ تو ایسا نلکہ پانچ سات سال بلا مرمت چلا جاتا ہے۔ صرف گاہے بگاہے اس کا چمڑا تبدیل کرنا پڑتا ہے۔ ہینڈل لمبا ہو تو زور کم لگتا ہے۔ اور ایسا نلکہ پچاس ساٹھ روپیہ تک لگ سکتا ہے۔ رہی گہرائی تو قادیان میں اگرچہ پانی ۳۰۔۳۵ فیٹ سے نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔ مگر نہایت مصفیٰ اور اعلےٰ اور جراثیم سے پاک پانی ۷۰ سے ۱۰۰ فیٹ تک نکلتا ہے۔ نلکہ لگانے والے کی رائے کو اس معاملہ میں نہیں قبول کرنا چاہیئے۔ بلکہ یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ نلکہ کا فلٹر اتنا گہرا رکھا جائے۔ کہ بیرونی پانی کے جراثیم وہاں تک نہ پہونچ سکیں۔ اور وہ ۷۰ فیٹ کے قریب گہرائی ہوتی ہے۔ اتنی گہرائی پر ریت بھی بہت موٹی اور دانہ دار نکلتی ہے۔

گہرے نلکہ کا پانی بیماری کے جراثیم سے اتنا محفوظ ہوتا ہے۔ کہ یہ ناممکن ہے کہ ایسے نلکہ کے پانی سے ہیضہ۔ ٹائیفائڈ پیچش و اسہال وغیرہ مہلک بیماریاں پیدا ہوں۔ ایسے جراثیم یا تو چھپڑوں کے پانی میں ہوتے ہیں۔ یا کنوئیں کے پانی میں۔

پرانے کنوئیں کے اندر نلکہ لگا لینے سے کچھ آرام تو ہو جاتا ہے۔ مگر نہایت مصفیٰ اور جراثیم سے پاک پانی میسر نہیں آتا۔ اس لئے اگر کنواں گھر میں موجود ہو۔ تب بھی پینے کے پانی کے لئے اس سے الگ اور بہت گہرا نلکہ لگوانا چاہیئے برسات میں ضرور باہر کا گندہ پانی رس رس کر کنوئیں کے پانی کو خراب کر دیتا ہے۔ مگر نلکہ پر بیرونی اور قریب کے جوہڑوں کے پانی کا اثر نہیں پڑتا کیونکہ اس کا فلٹر زمین میں بہت گہرا رکھا جاتا ہے۔

کنوئیں کے بالمقابل نلکہ میں صرف دو نقص ہیں۔ جو بمقابلہ اس کے فوائد کے بالکل معمولی ہیں۔

۱۔ نلکہ کا پانی کنوئیں کے پانی کی نسبت زیادہ قابض ہوتا ہے۔ کیونکہ کچھ نہ کچھ نلکے کے لوہے اور پیتل کا اثر پانی میں آ جاتا ہے۔ اور اسی وجہ سے اتنا خوشگوار بھی نہیں ہوتا۔ جتنا کنوئیں کا پانی۔ گو فولاد کی وجہ سے مقوی زیادہ ہوتا ہے۔

۲۔ گرمی اور برسات میں نلکہ کا پانی اتنا ٹھنڈا نہیں ہوتا۔ جتنا کنوئیں کا اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ کنوئیں کا پانی سطح زمین کے قریب ہوتا ہے۔ مثلاً قادیان میں کنواں ۳۰ فٹ گہرائی کے قریب پانی دیدیتا ہے۔ اور نلکہ کا پانی قریباً ۷۰ فیٹ گہرائی سے آتا ہے۔ اس لئے وہ قدرتی طور پر اتنا ٹھنڈا نہیں ہوتا جتنا ۳۰ فیٹ گہرائی والا پانی۔ مگر یہ دونوں نقص دوسرے فوائد کے مقابل میں بالکل حقیر اور نظر انداز کرنے کے قابل ہیں۔

نلکوں کے متعلق اب صرف ایک دقت قادیان میں رہ گئی ہے۔ وہ یہ کہ نیا نلکہ لگانے والے یہاں کئی ہو گئے ہیں اور بٹالہ سے بھی آ جاتے ہیں۔ مگر کوئی نقص خواہ وہ ذرا سا ہی کسی نلکہ میں پیدا ہو جائے۔ تو اس کی درستی کرنے والا نایاب ہے۔ نیا نلکہ لگانے میں چونکہ مستریوں کو زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔ اور چھوٹی چھوٹی مرمت کرنے میں ان کو زیادہ فائدہ نہیں ہوتا۔ اس لئے وہ نلکہ لگانے کے بعد اخلاقی طور پر اپنے تئیں مرمت کے ذمہ دار نہیں سمجھتے۔ نتیجہ اس کا اب یہ ہو گیا ہے۔ کہ ذرا سا بھی نقص ہو جائے۔ تو دنوں ہفتوں مہینوں۔ مئی جون کے تپتی گرمی کے مہینوں میں نلکہ کے مالک نلکہ والوں کی دوکانوں اور گھروں کا طواف کرتے پھرتے ہیں۔ منتیں اور خوشامدیں کرتے ہیں۔ لاپرواہی اور استغنا کے مظالم برداشت کرتے ہیں۔ مدتوں محلہ میں کسی دوست کے گھر سے پردہ کرا کر پانی بھر کر لاتے ہیں۔ مگر اپنے نلکہ کی ذرا سی اور بے حقیقت مرمت سے محروم رہتے ہیں۔ اور آج سے تیس سال پہلے جو ناز و نخرہ اور لاپرواہی کا مظاہرہ قادیان کے سقے کیا کرتے تھے۔ اس سے زیادہ اب نلکہ کی مرمت کے وقت نلکہ کے ماہروں کی طرف سے دیکھا جاتا ہے۔ اس لئے میں گوجرانوالہ یا لاہور یا امرتسر کے ایسے احمدی مستریوں سے جو یہ کام جانتے ہیں۔ استدعا کرتا ہوں۔ کہ اس مرمت کے کام کے لئے ان کے واسطے قادیان میں اچھا روزگار موجود ہے۔ اگر ایک دو آدمی یہاں صرف مرمت نلکہ کا کام شروع کر دیں۔ اور نیا نلکہ نہ لگائیں۔ بلکہ لگے ہوئے نلکوں کی درستی اس طرح کرتے پھریں جس طرح "منجی پیڑھی ٹھکا لو" کہنے والے بڑھئی یعنی ترکھان آواز دے کر اور گھر بگھر پھر کر چارپائیوں کی مرمت کرتے پھرتے ہیں۔ تو ایسے ایک دو آدمیوں کے کاروبار کی قادیان میں گنجائش ہے بشرطیکہ وہ بھی یہاں آ کر نیا اور پورا نلکہ لگانے کا کام نہ شروع کر دیں امید ہے۔ کہ کوئی بے کار مستری صاحب اس طرف توجہ فرما کر اور یہاں کے ساکنین کو مدد دے کر ثواب حاصل کریں گے۔

حضرت مسیح موعودؑ کے واضح ارشادات کے مقابلہ میں غیر مبایعین کا مخالفانہ رویہ

نخوت۔ خود پسندی اور خود اختیاری کے افسوسناک مظاہرات

(۲)

آیت مَاکُنَّا مُعَذِّبِیْنَ کی تفسیر

میں بیان کر چکا ہوں۔ کہ "اہلِ پیغام" اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیرو کہتے ہوئے اصولی طور پر آپ سے اختلاف اور تنازع کو جائز سمجھتے ہیں۔ مگر اب میں یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ واقعی ان لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیش کردہ معنوں کو ردّ کیا۔ اور اس بات کی قطعاً پرواہ نہ کی۔ کہ جسے ہم حَکَم مان رہے ہیں۔ اسی کی بابت کو ہم ردّ بھی کر رہے ہیں۔ یہاں مجھے مولوی محمد علی صاحب کا ایک اور قول بھی یاد آگیا۔ آپ لکھتے ہیں:۔

"ان (حضرت مسیح موعود علیہ السلام وغیرہ) بزرگوں کے اقوال میں اگر کوئی امر خلافِ قرآن وحدیث ہم کو نظر آئے۔ تو ہم نہ اپنی خواہش سے۔ بلکہ قرآن وحدیث کی اطاعت کے جوئے کے ماتحت اس کو ترک کرنے پر مجبور ہیں" (مسیح موعود" صفحہ ۲۲۱)

ان کلمات میں الفاظ "ہم کو نظر آئے" قابلِ غور ہیں۔ مطلب یہ ہے۔ کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کوئی قول مولوی صاحب یا ان کے رفقاء کی نظر میں قرآن وحدیث کے خلاف ہو۔ تو اس کو آپ ترک کرنے پر مجبور ہونگے۔

اب مولوی صاحب سے یہ تو کوئی پوچھے۔ کہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظر نعوذ باللہ ایسی ہی کمزور تھی۔ کہ انہیں تو یہ معلوم نہ ہو۔ کہ یہ بات جو میں لکھ رہا ہوں۔ وہ خلافِ قرآن وحدیث ہے۔ اور آپ کی "نظر" کو جھٹ اس کا علم ہو جائے۔

ایسی باتیں بتاتی ہیں۔ کہ مولوی محمد علی صاحب اور آپ کے رفقاء کی نظر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک عام اور معمولی انسان سے بڑھ کر کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ اور اسی کا یہ نتیجہ ہے۔ کہ وہ اپنی نظر کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظر پر حاکم ٹھہراتے ہیں۔ اس کے ثبوت میں بعض اور باتیں بھی پیش کی جاتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔ کہ

"مَاکُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا۔ پس اس سے مسیح موعودؑ کی نسبت پیشگوئی کھلے کھلے طور پر قرآن کریم میں ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ جو شخص غور۔ اور ایمانداری سے قرآن شریف کو پڑھے گا۔ اس پر ظاہر ہوگا۔ کہ آخری زمانہ کے سخت عذابوں کے وقت جبکہ اکثر حصے زمین کے زیروزبر کئے جائیں گے۔ اور سخت طاعون پڑے گی۔ اور ہر ایک پہلو سے موت کا بازار گرم ہوگا۔ اس وقت ایک رسول کا آنا ضروری ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا وَمَاکُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا یعنی ہم کسی قوم پر عذاب نہیں بھیجتے جب تک کہ عذاب سے پہلے رسول نہ بھیجدیں پھر جس حالت میں چھوٹے چھوٹے عذابوں کے وقت رسول آئے۔ جیسا کہ زمانہ کے گذشتہ واقعات سے ظاہر ہے۔ تو پھر کیونکر ممکن ہے۔ کہ اس عظیم الشان عذاب کے وقت میں جو آخری زمانہ کا عذاب ہے۔ اور تمام عالم پر محیط ہونے والا ہے۔ جس کی نسبت تمام نبیوں نے پیشگوئی کی تھی۔ خدا کی طرف سے رسول ظاہر نہ ہو۔ اس سے تو صریح تکذیب کلام اللہ کی لازم آتی ہے۔ پس وہی رسول المسیح موعود ہے" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۴)

حضور علیہ السلام کے اس کلام سے ظاہر ہے۔ کہ جو شخص غور اور ایمانداری سے قرآن شریف کو پڑھے گا۔ اس پر ظاہر ہوگا۔ کہ ممکن ہی نہیں۔ کہ اس عظیم الشان عذاب کے وقت میں جو آخری زمانہ کا عذاب ہے خدا کی طرف سے رسول ظاہر نہ ہو۔ ورنہ اس سے کلام اللہ کی صریح تکذیب لازم آئیگی۔

مولوی صاحب کے نزدیک مذکورۃ الصدر استدلال کی وقعت

اب آیئے دیکھیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو اس آیت سے ایک رسول کی آخری زمانہ میں آمد کا استدلال کیا ہے۔ اس کی مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک کیا وقعت ہے؟

مولوی صاحب اس آیت کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"بعض وقت (نبوت ورسالت کے اجراء پر) مَاکُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا کو بطور دلیل پیش کیا جاتا ہے کہ چونکہ اس زمانہ میں عذاب آرہے ہیں اس لئے ضرور ہے۔ کہ رسول مبعوث ہوا ہو۔ تو سوال یہ ہے۔ کہ اس وقت تو بہر حال رسول کوئی موجود نہیں۔ حالانکہ عذاب آج بھی آرہے ہیں۔ اگر یہ کسی گذشتہ رسول کی وجہ سے ہیں۔ تو پھر آنحضرتؐ ہی وہ رسول کیوں نہیں۔ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا زمانہ ختم ہوگیا ہے۔ یا اللہ تعالیٰ نے کوئی حد بندی کہیں لگائی ہے۔ کہ تیرہ سو سال تک جو عذاب آئے گا۔ وہ رسول اللہ کے انکار کی وجہ سے آئے گا۔ اور اس کے بعد کسی اور رسول کے انکار کی وجہ سے آئیگا۔ اور پھر اگر مسیح موعود رسول ہیں۔ تو یہی معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ ان کی وجہ سے کتنی مدت تک عذاب آئیں گے۔ تاکہ اس کے بعد کسی اور نبی کی تلاش کی جائے"

(النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۱۰۳)

پھر لکھتے ہیں "جو لوگ ان الفاظ (مَاکُنَّا مُعَذِّبِیْنَ الآیۃ) سے یہ مراد لیتے ہیں۔ کہ دنیا میں کبھی کوئی عذاب نہیں آتا۔ جب تک کہ پہلے ایک رسول اس وقت مبعوث نہ کیا جائے۔ وہ غلطی کرتے ہیں" (تفسیر مولوی صاحب جلد ۲۔ صفحہ ۱۱۱۱)

یہ دو عبارات جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مذکورہ بالا استدلال کو رد کرتی ہیں۔ اس کے بیان کی کوئی حاجت نہیں۔ ہر ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ مولوی صاحب مذکور کے کلام میں نخوت وخود پسندی اور اباء کا مادہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ حتیٰ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش کردہ معنی کو نہایت بے دردی سے انہوں نے ٹھکرا دیا ہے۔ پس میں مولوی صاحب کو انہی کا یہ کلام سُنا کر "مسیح موعودؑ کی پیروی کا دعوےٰ کر کے مسیح موعود کے پیش کردہ معنوں سے انکار کرنا پیروی کے دعوے کو باطل کرتا ہے" (النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۲۳۱) یہ کہتا ہوں کہ واقعی آپ نے اپنے آقا ومطاع کی پیروی کے دعوے کو باطل کر دیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہدایت دے اور سیدھے راستے پر لائے۔

ھُوَالَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ کا مصداق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "مجھے بتایا گیا ہے۔ کہ تو ہی اس آیت کا مصداق ہے۔ ھُوَالَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ" (اعجاز احمدی صفحہ ۷)

پھر فرماتے ہیں:۔

"سو مقدر تھا۔ کہ ایسا ہی مسیح موعود کے دنوں میں ہوگا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ھُوَالَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ۔ یہ آیت مسیح موعود کے حق میں ہے"

(اشتہار چندہ منارۃ المسیح صفحہ ۶)

مگر "امیر جماعت" (لاہور) اپنے رسالہ "احمدیہ مجتبیٰ" میں لکھتے ہیں:۔

"یہ کہنا کہ یہ آیت (ھُوَالَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ) مسیح موعود کے متعلق ہے۔ اس کے صاف یہ معنی ہیں۔ کہ جس رسول کا ہدیٰ اور دینِ حق کے ساتھ بھیجے جانے کا ذکر ہے۔ وہ محمد رسول اللہ نہیں۔ بلکہ مسیح موعود ہیں۔ اگر ایک بھی قول آپ کسی مفسر کا نہ دکھا سکیں۔ تو شرم کا مقام ہے" صفحہ ۴۱۔

اس حوالہ سے صراحتاً معلوم ہوا کہ مولوی محمد علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب سے بھی نہیں ڈرتے۔ اور نہائت جرأت سے چیلنج دیتے ہیں۔ کہ کسی ایک مفسر کا قول دکھاؤ۔ کہ یہ آئت حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تعلق رکھتی ہے۔ گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قول مولوی صاحب کے نزدیک ایک مفسر کی رائے کے برابر بھی تسلیم نہیں کیا جا سکتا افسوس ؎

گر ہمیں مکتب و ہمیں ملّا
کارِ طفلاں تمام خواہد شد

حالانکہ یہی مولانا جو آج کسی مفسر کے قول کا مطالبہ کرتے ہیں۔ خود اپنے قلم سے تحریر کر چکے ہیں۔ کہ "اس غلبہ اسلام کے متعلق جس کو مسیح کی آمد کی غرض ٹھہرایا گیا ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے۔ ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ" (ریویو جلد ۵ ع۵)

اب خدارا مولوی صاحب خود ہی سوچیں کہ اس تبدیلیٔ عقیدہ کے بعد جو ۱۹۱۴ء کو ظہور میں آئی۔ انہیں کیا کچھ کرنا پڑا۔ انہیں نہ صرف اپنی تحریرات سے انحراف کرنا پڑا۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تکذیب بھی انہوں نے مول لی۔

وآخرین منھم میں ایک نبی کی پیشگوئی

اب ایک اور آئت کے متعلق ہم دیکھتے ہیں۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کو حضرت مسیح موعود پر کیسا ایمان اور یقین ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "وآخرین منھم لما یلحقوا بھم یعنے آنحضرت کے اصحاب میں سے ایک اور فرقہ ہے جو ابھی ظاہر نہیں ہوا۔ یہ تو ظاہر ہے کہ اصحاب وہی کہلاتے ہیں جو نبی کے وقت میں ہوں۔ اور ایمان کی حالت میں اس کی صحبت سے مشرف ہوں۔ اور اس سے تعلیم و تربیت پاویں پس اس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ آنیوالی قوم میں ایک نبی ہوگا۔ اور وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بروز ہوگا۔ اس لئے اس کے اصحاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کہلائینگے بہرحال یہ آئت آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی نسبت ایک پیشگوئی ہے ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ ایسے لوگوں کا نام اصحاب رسول اللہ رکھا جائے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد پیدا ہونے والے تھے۔ جنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا"۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص۶۷)

اس حوالہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہائت صراحت سے بیان فرمادیا۔ کہ آئت وآخرین منھم میں آخرین میں ایک اور نبی کے آنے کی پیشگوئی مذکور ہے۔ مگر دیکھئے مولوی محمد علی صاحب آپ کے اس فیصلہ کو کس طرح رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں "وآخرین منھم لما یلحقوا بھم یعنے یہ گمان مت کرو۔ کہ امت مسلمہ کے پچھلے لوگوں کی تعلیم کے لئے کوئی اور شخص آئے گا۔ نہیں بلکہ جس طرح یہ رسول موجودہ لوگوں کی تعلیم اور ان کا تزکیہ کرتا ہے۔ اسی طرح پچھلے لوگوں کی تعلیم و تزکیہ بھی یہی کریگا اور اس کی قوت قدسیہ بلحاظ زمانہ پہلے انبیاء کی طرح محدود نہیں"۔ (مسیح موعودؑ ص۱۳۱)

پھر ایک دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ کہا جاتا ہے کہ یہاں (آئت وآخرین منھم میں) دو رسولوں کی بعثت کا ذکر ہے ایک امیین میں اور ایک آخرین منھم میں.... اس آئت کے معنی صاف ہیں۔ کہ رسول خدا صلعم صرف ان امیوں کے ہی معلم اور مزکی نہیں بلکہ ان پچھلے لوگوں کے بھی معلم اور مزکی ہیں جو ابھی ان سے نہیں ملے۔ اور یوں اس امت میں کسی دوسرے رسول کے آنے کی تردید کی ہے" (النبوۃ فی الاسلام ص۱۰۳ و ۱۰۱)

کیا مولوی صاحب کے یہ دونوں بیانات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان کے مخالف اور نقیض نہیں۔ یقیناً مخالف ہیں۔ پھر کیا یہی اطاعت کی علامت ہے۔

مگر لطف یہ ہے کہ یہی مولوی صاحب اس آئت کی تفسیر کرتے ہوئے ایک وقت میں یوں تحریر کر چکے ہیں۔ کہ

"ھوالذی بعث فی الامیین رسولاً منھم یتلوا علیھم ایاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلٰلٍ مبین۔ وآخرین منھم لما یلحقوا بھم وھوالعزیز الحکیم

ترجمہ۔ خدا تو وہ ہے جس نے امی لوگوں میں سے یہ رسول مبعوث کیا۔ کہ انہیں اس کی آیات سنائے اور انہیں پاک بنائے اور کتاب وحکمت کی انہیں تعلیم دے۔ گو وہ پہلے عیاں طور پر غلطی میں پڑے ہوئے تھے۔ اور نیز آخری زمانہ میں ایک ایسی قوم ہوگی۔ جو ابھی ان میں شامل نہیں ہوئی۔ وہ قوم بھی انہیں لوگوں کے ہمرنگ ہوگی۔ اور ان میں بھی اسی طرح نبی مبعوث ہوگا۔ جو انہیں خدا کی آیات سنائے گا۔ اور انہیں پاک بنائے گا۔ اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دے گا۔ اور خدا غالب اور حکمت والا ہے۔" (ریویو جلد ۶ صفحہ ۹۶)

اس تحریر میں مولوی صاحب نے جس وضاحت سے دو نبیوں کی بعثت کا اس آئت سے استدلال کیا ہے وہ ظاہر ہے لیکن افسوس کہ اب لاہور میں بیٹھ کر وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معنوں اور خود اپنے معنوں کی تردید کر رہے ہیں۔ جس سے ہر ذی شعور انسان یقین کر سکتا ہے کہ مولوی صاحب کے خیالات وہ نہیں رہے جو قادیان میں تھے۔ گویا مرکز سے دوری کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہ ان پاک خیالات سے بھی دور ہو گئے۔ جنہیں وہ قادیان میں ہوتے ہوئے بالکل صحیح اور راست یقین کرتے تھے۔ پس تبدیلیٔ عقیدہ کا الزام ان پر عائد ہوتا ہے۔ نہ کہ ہم پر۔

ولادت مسیح اور حضرت مسیح موعودؑ کی ہتک

یہاں تک تو میں نے یہ ثابت کیا ہے۔ کہ مولوی صاحب اور آپ کے رفقاء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تنازع کو جائز سمجھتے۔ اپنی نظر کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظر پر حاکم خیال کرتے۔ اور کھلے بندوں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معنوں کی تردید وتکذیب کے عمداً مرتکب ہوتے ہیں۔

اب میں یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ یہ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہتک سے سیر ہی نہیں ہوتے۔ اور صریحاً آپ پر نازیبا الزام لگانے سے بھی نہیں جھجکتے۔ چنانچہ سب سے پہلے میں آپ کی توجہ مولوی صاحب کے ایک بیان کردہ اصل کی طرف پھیرنا چاہتا ہوں۔ آپ لکھتے ہیں "اسلام عقائد کی بنیاد محکمات پر رکھتا ہے" (مسیح موعود ص۵۸) پھر اسی کتاب میں محکم کی تعریف آپ یوں لکھتے ہیں۔

"متضح المعنی واضح الدلالہ قائم بنفسہ لا یحتاج ان یرجع فیہ الی غیرہ یعنے ایسی عبارت جس کے معنی واضح ہوں۔ اور صاف طور پر اپنے معنی پر دلالت کرے۔ اپنے آپ میں قائم یا مضبوط ہو۔ اور اس بات کی محتاج نہ ہو کہ اس کے معنی کرنے کے لئے دوسرے موقعہ کی طرف رجوع کیا جائے" ص۱۱

اگر یہ اصل صحیح ہے۔ کہ اسلام عقائد کی بنا محکمات پر رکھتا ہے۔ تو ہمیں ماننا پڑیگا۔ کہ قرآن کریم میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی پیدائش بن باپ کی صراحت ہے۔ اور کہ کوئی ایسی محکم آئت پائی جاتی ہے۔ جس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"ہمارا ایمان اور اعتقاد یہی ہے کہ حضرت مسیح بے باپ تھے۔ اور اللہ کو سب طاقتیں ہیں"

(الحکم ۲۴ جون ۱۹۰۱ء)

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس مختصر عبارت سے ثابت ہو گیا۔ کہ حضرت مسیح بن باپ پیدا ہوئے تھے۔ اور کہ یہ اسلامی عقیدہ ہے۔

مگر اس کے بالمقابل مولوی محمد علی صاحب اپنی تفسیر میں جس پر انہیں اور ان کے رفقاء کو بڑا ناز ہے تحریر کرتے ہیں:۔

"اگر فی الواقع حضرت مسیح بن باپ پیدا نہیں ہوئے۔ تو اس سے مسلمانوں کے کسی عقیدہ میں ذرہ بھر فرق نہیں آتا کیونکہ ان کو بن باپ پیدا شدہ ماننا ان کے عقائد میں داخل نہیں"

(تفسیر مولوی صاحب موصوف جلد ۱ ص۳۱۳)

مولوی صاحب کی اس تحریر سے ثابت ہے۔ کہ حضرت مسیح کو بن باپ ماننا مسلمانوں کا عقیدہ نہیں۔ پھر سوال ہوتا تھا۔ کہ اگر حضرت مسیح کا بن باپ ہونا مسلمانوں کے عقائد میں داخل نہیں۔ تو کن کے عقائد میں داخل ہے۔ تو مولوی صاحب موصوف حاشیہ میں اس کا جواب دیتے ہیں۔ کہ "حضرت مسیح کی بن باپ پیدائش اسلامی عقائد میں داخل نہیں۔ عیسائیت کا اصول ہے۔" حاشیہ ص۳۱۳

سبحان اللہ! خدا کا پاک مسیح موعودؑ تو یہ کہتا ہے۔ کہ مسیح کا بن باپ ہونا ہمارے ایمان اور اعتقاد میں داخل ہے۔ مگر مولوی صاحب لکھتے ہیں۔ کہ "مسیح کا بن باپ ہونا اسلامی عقائد میں داخل نہیں۔ بلکہ عیسائیت کا اصول ہے۔"

ہر ایک احمدی جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حقیقی پیرو خیال کرتا ہے۔ وہ مولوی صاحب کے الفاظ کو پڑھے اور خدا را بتائے۔ کہ کیا ان الفاظ میں مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عیسائیت کے اصول کا معتقد قرار نہیں دیا؟

آہ! وہ خدا کا مسیح موعود جس کی آمد کی غرض ہی کسر صلیب مقرر کی گئی۔ اور جس کی بعثت کا سب سے بڑا مقصد ہی اسلام کو دُنیا کے سب ادیانِ باطلہ پر غالب کرنا ٹھہرایا گیا۔ آج اس کے متعلق مولوی محمد علی صاحب احمدی کہلاتے ہوئے یہ لکھ رہے ہیں۔ کہ وہ اسلامی عقائد کے خلاف عیسائیت کے اصول کا معتقد تھا؟ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

کیا اہل پیغام حضرت مسیح موعودؑ کو حکم مانتے ہیں؟

ممکن ہے۔ یہ لوگ کہیں۔ کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم یقین کرتے ہیں۔ مگر ان کا کہنا قابل التفات نہیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک آیت کو پیش کر کے اپنی صداقت کا ثبوت دیتے ہیں۔ مگر یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ استدلال غلط اور باطل ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک امر کو پیش کر کے فرماتے ہیں۔ کہ یہ ہمارے ایمان اور اعتقاد میں داخل ہیں۔ مگر یہ لوگ کہتے ہیں۔ کہ یہ اسلامی عقیدہ نہیں۔ بلکہ عیسائیت کا اصول ہے۔ ایسی باتوں کی موجودگی میں کوئی عقلمند یہ باور کریگا۔ کہ یہ لوگ آپ کو حکم یقین کرتے ہیں۔ یہ تو ایک ڈھونگ ہے۔ جو ان لوگوں نے بعض عوام کی آنکھوں میں خاک جھونکنے کے لئے رچا رکھا ہے۔

غیر مبایعین کی عبرتناک حالت

میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ جس قدر بعض مسلمانوں نے بعض یہودیوں پر اعتماد کیا۔ اہل پیغام کو تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اتنا بھی اعتماد نہیں۔ چنانچہ میں ذیل میں ایک واقعہ درج کرتا ہوں:۔

شیخ محی الدین صاحب ابن عربی اپنی کتاب الفتوحات المکیہ جلد ۲ ص۶۶۲ پر یہ واقعہ لکھتے ہیں۔ کہ "اخبرنی موسیٰ بن محمد القرطبی القباب المؤذن بالمسجد الحرام المکی بالمنارۃ التی عند باب الحزورۃ وباب اجیاد سنۃ تسع وتسعین وخمسمائۃ قال کان رجل بالقیروان اراد الحج فتردد خاطرہ فی سفرہ بین البر والبحر فوقتا یترجح لہ البر ووقتا یترجح لہ البحر فقال اذا کان صبیحۃ غدٍ اول رجل القاہ أشاورہ فحیث یرجح لی احکم بہ فاول من لقی یہودیا فتألم ثم عزم وقال واللہ لاسألنہ فقال یا یہودی! أشاورک فی سفری ھذا ھل امشی فی البر او فی البحر فقال لہ الیہودی یا سبحان اللہ وفی مثلی ھٰذا یسئل مثلک لم تر ان اللہ یقول لکم فی کتابکم ھو الذی یسیّرکم فی البرّ والبحر فقدم البر علی البحر فلولا ان للہ سرًّا فیہ وھو اولیٰ بکم ما قدمہ وما اخر البحر الا اذا لم یجد المسافر سبیلا الی البر قال فتعجب من کلامہ الخ"

یعنی مجھے ۵۹۹ھ ہجری میں موسےٰ بن محمد قرطبی مؤذن مسجد حرام نے ایک عجیب واقعہ بتایا۔ اُس نے کہا۔ کہ قیروان شہر کے ایک آدمی نے حج کا ارادہ کیا۔ مگر اسے تردد لاحق ہوا۔ کہ اس کے لئے خشکی کا سفر اچھا ہے۔ یا سمندر کا کبھی اسے خشکی پر سفر کرنا مناسب معلوم ہوتا اور کبھی سمندر میں۔ آخر اس نے کہا۔ کہ کل صبح جس شخص سے میں سب سے پہلے ملوں گا۔ اس کے متعلق اُس سے مشورہ کرونگا۔ اور جس امر کو وہ میرے لئے مناسب خیال کرے گا۔ میں اسے ہی اختیار کرونگا۔ پس صبح سب سے پہلا آدمی جو اُسے ملا۔ وہ ایک یہودی تھا۔ اسے یہ دیکھکر رنج بھی پہونچا۔ مگر اس نے کہا۔ کہ میں اس سے ضرور پوچھونگا۔ پس اس نے یہودی سے مخاطب ہو کر کہا۔ کہ میں تجھ سے اپنے اس سفر کے متعلق مشورہ کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے بتا کہ میں خشکی پر سفر کروں یا سمندر میں۔ یہودی نے اسے جواب دیا۔ کہ سبحان اللہ! تیرے جیسا آدمی اس امر کے متعلق مجھ سے دریافت کرتا ہے۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالےٰ نے تمہاری کتاب (قرآن پاک) میں فرماتا ہے۔ ھو الذی یسیرکم فی البر والبحر کہ وہی خدا ہے جو تمہیں خشکی اور سمندر میں چلاتا ہے۔ پس آیت مذکورہ میں اللہ تعالےٰ نے خشکی کو سمندر سے پہلے بیان فرمایا ہے۔ اگر اللہ تعالےٰ کا اس میں کوئی خاص بھید نہ ہوتا۔ جو تمہارے لئے مفید ہے۔ تو وہ ہرگز خشکی کا سمندر سے پہلے ذکر نہ کرتا۔ پس خشکی کا سفر بہتر ہے۔ سوائے اس کے کہ مسافر کو سمندر کے علاوہ کوئی اور راستہ ہی نہ ملے۔ پس اس مسلمان نے اس سے تعجب کیا۔"

اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب ایک یہودی نے اس مسلمان کے سامنے قرآن کریم کی آیت مبارکہ سے استدلال کر کے خشکی کے سفر کو اس کے لئے مفید بتایا۔ تو اس نے سر تسلیم خم کیا۔ چنانچہ لکھا ہے کہ اس نے خشکی پر سفر کیا۔ اور وہ اس کے لئے بڑا بابرکت ثابت ہوا۔

اس واقعہ کو ذہن میں رکھو۔ اور پھر سوچو کہ کیا واقعی اہل پیغام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو وہ حیثیت دیتے ہیں۔ جو ایک مسلمان نے اس یہودی کو دی۔ ہرگز نہیں۔ اگر یہ لوگ حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام کی اسی قدر عزت کرتے تو یقیناً وہ ان دلائل کو رد نہ کرتے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کی آیات کو پیش کر کے ان کے سامنے رکھے تھے۔

ولادت حضرت مسیح ناصری کے متعلق بھی حضور فرماتے ہیں۔ کہ "قرآن مجید کے پڑھنے سے ایسا ہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ مسیح بن باپ تھے۔ اور اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالےٰ نے کمثل آدم جو فرمایا۔ اس سے بھی ظاہر ہے۔ کہ اس میں ایک اعجوبۂ قدرت ہے جس کے واسطے آدمؑ کی مثال کا ذکر کرنا پڑا۔" (بدر ۱۶ مئی ۱۹۰۷ء ص۳)

مولوی محمد علی صاحب کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہماری نظر میں مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ استدلال غلط ہے۔ مگر مشکل تو یہ ہے کہ مولوی صاحب کی خود اپنی نظر کا بھی کوئی ٹھکانا نہیں۔ کیونکہ وہ خود لکھ چکے ہیں کہ:۔

"مسیح کی پیدائش ایک ایسے اعجازی رنگ میں ظاہر ہوئی تھی۔ کہ جس میں باپ کا دخل نہ ہوا۔ اور اس لئے اس کو کلمہ کہا گیا۔ کیونکہ وہ معمولی طرز پر باپ کے نطفہ سے ماں کے شکم میں نہ آیا۔ اور وہ اس معمولی طریق سے حاملہ نہ ہوئی۔ بلکہ خدا کے کلمۂ کن سے حاملہ ہوئی۔ اس لئے اسے کلمہ کہا گیا۔" (ریویو جلد ۷ ع۱ ص۱۲)

درحقیقت مولوی صاحب کے خیالات بھی انقلابات زمانہ کے مطابق متغیر ہوتے رہتے ہیں ؎

یوما بحزوی ویوما بالعقیق وبا لْ
عذیب یومًا ویومًا بالخلیصاء

اب میں اپنے مضمون کو مولوی صاحب موصوف کے الفاظ پر ہی ختم کرتا ہوں۔ کہ "مسیح موعود کی پیروی کا دعویٰ کر کے مسیح موعود کے پیش کردہ معنوں کو قبول کرنے سے انکار کرنا پیروی کے دعویٰ کو باطل کرتا ہے۔" (النبوت فی الاسلام ایڈیشن دوم ص۲۳۱)

خاکسار محمد صادق سابق مبلغ سماٹرا۔ (پونچھ کشمیر)

پتہ درکار ہے

ایک شخص چوہدری رحیم بخش احمدی ساکن ننگل باغبانان متصل قادیان جو کہ آجکل کہیں سندھ میں مقیم ہے اس کا پتہ درکار ہے۔ جس صاحب کو پتہ ہو بمعرفت دفتر الفضل اطلاع دے۔

تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ بیرون ہند

سنگاپور کے ایک مشہور اخبار "سٹریٹ ٹائمز" میں احمدیت کا ذکر

جماعت احمدیہ کے مبلغین کی خوش کن تبلیغی مساعی

سنگاپور کے ایک مشہور اخبار "سٹریٹ ٹائمز" نے ۲۴ اگست کے پرچے میں ہمارے مبلغین سید شاہ محمد صاحب اور مولوی غلام حسین صاحب ایاز کے فوٹو طبع کرکے ایک انٹرویو شائع کیا ہے۔ جس کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ (سیکرٹری صیغہ مشن ہائے بیرون ہند تحریک جدید قادیان)

سید شاہ محمد صاحب مبلغ احمدیت آجکل چند ہفتوں کے لئے احمدیہ جماعت کے مبلغ برائے سٹریٹ سیٹلمنٹ مولوی غلام حسین صاحب ایاز کے ہاں مقیم ہیں۔ شاہ صاحب موصوف تھوڑے عرصہ کے بعد جزائر فلپائن میں تبلیغ کے لئے پہنچ جائینگے۔ "سٹریٹ ٹائمز" کے ایک خاص انٹرویو میں شاہ صاحب نے کہا کہ احمدیہ جماعت دنیا میں تفرقہ نہیں بلکہ امن قائم کرنے کے لئے پیدا ہوئی ہے۔ چنانچہ چند سالوں کی جدوجہد کے نتیجہ میں مذہبی فسادات میں جو امذہبی اندر لوگوں کو کمزور کر رہے تھے بہت کمی واقع ہو گئی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بانی احمدیت نے اپنے متبعین کو اس زریں اصل پر کاربند رہنے کی تلقین کی کہ دوسرے مذاہب کے پیشواؤں کی عزت کرو۔ اور بجائے دوسرے مذاہب کی عیب جوئی کرنے کے اپنے مذہب کی مفید اور اچھی تعلیمات پیش کرو۔ یہی ایک اصل ہے کہ جس کے ذریعے بغیر کسی تشتت وافتراق کے کسی انسان پر حق کھل سکتا ہے۔ احمدیت کے باقی اصول بھی اسیطرح پاکیزہ اور انسانی ترقی میں ممد ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ جماعت روز افزوں ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔

اسوقت جماعت احمدیہ کی تعداد بیس لاکھ سے کم نہ ہوگی۔ احمدی لوگ دنیا کے کسی خاص حصہ سے مخصوص نہیں بلکہ چہار اطراف عالم میں پائے جاتے ہیں۔ سنگاپور اور سٹریٹ سیٹلمنٹ کے دیگر مراکز میں بھی جماعت پھیلی ہوئی ہے۔ اس جماعت نے ایسے ممالک میں بھی نعرۂ تکبیر بلند کیا ہے۔ جہاں ہزاروں سالوں تک اذان کی آواز سنائی نہ دی تھی۔ لندن میں، شکاگو میں اور اسی طرح دیگر تثلیث پرست شہروں میں اس جماعت نے مساجد تعمیر کی ہیں۔ اور اس کی قوت اور مقبولیت ان متعدد روزانہ اخبارات سے بھی ظاہر ہے کہ دنیا کے بڑے بڑے شہروں سے جاری ہیں۔

اس جماعت کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب تھے۔ آپ پنجاب کے ایک قصبہ قادیان میں ۱۸۳۵ء میں پیدا ہوئے۔ اور آپ نے ۱۹۰۸ء میں وفات پائی۔ آپ نے مسیحیت اور مہدویت کا دعویٰ کیا۔ اور تمام اقوام کو آگاہ کیا کہ جس موعود کے وہ لوگ منتظر تھے وہ ان کے سامنے موجود ہے۔ ہر قوم کے لوگوں نے آپ کی مخالفت کی۔ عیسائیوں اور مسلمانوں نے خاص طور پر ایڑی سے لے کر چوٹی تک کا زور لگایا کہ یہ پودا نہ بڑھے مگر خدا تعالےٰ کی مشیت یونہی تھی یہ پودا بڑھا اور بڑھ رہا ہے بانی سلسلہ احمدیہ کی وفات کے بعد حضرت مولوی نور الدین صاحب پہلے خلیفہ منتخب ہوئے اور جماعت احمدیہ نے چھ برس تک ان کی قیادت میں ترقی کی۔ آپ کے وصال کے بعد حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ ثانی منتخب ہوئے۔ اور آپ کی برکت سے جماعت نے اسقدر حیرت انگیز ترقی کی کہ آج کوئی ملک ایسا نہیں جس میں جماعت احمدیہ کے افراد موجود نہ ہوں۔

سید شاہ محمد صاحب نے انٹرویو کو جاری رکھتے ہوئے کہا "احمدیت کے متعلق بہت بڑی غلط فہمی پھیلی ہوئی ہے۔ بعض لوگ یہ سمجھ رہے ہیں کہ احمدیت کوئی نیا پیغام نہیں لائی۔ اس لئے اس پر وقت ضائع کرنا بے سود ہے۔ دوسرا گروہ اسے ایک انقلابی تحریک قرار دیتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ یہ بانی اسلام صلے اللہ علیہ وسلم پر کھلا کھلا حملہ ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کو پورے مذہبی جوش و حمیت سے اس کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ یہ دونوں رائیں غلطی پر مبنی ہیں۔ یہ بالکل درست ہے۔ کہ احمدیت کوئی نیا مذہب نہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ احمدیت اور اسلام مترادف ہیں۔ لیکن اگر اس امر کو پیش نظر رکھا جائے کہ دنیا اسلام سے کوسوں دور جا چکی تھی اور احمدیت نے ہی اس رو میں بہتی ہوئی دنیا کے سامنے اسلام کا صحیح ترین تصور پیش کیا تو احمدیت کوئی معمولی چیز نہیں رہتی کہ جسے قابل اعتنا نہ سمجھا جائے۔ ہم اپنے تمام اصول و ضوابط کے لئے دین اسلام کے اولین سرچشمہ یعنی قرآن حکیم کے پاس جاتے ہیں۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اقوال و اعمال کی روشنی سے مستفیض ہوتے ہیں۔ یہی بات بیسویں صدی کے لوگوں کے لئے بالکل نئی ہے۔ اس امر کی وضاحت کے لئے میں چند ایک عقائد بیان کرتا ہوں۔ عام مسلمانوں کے نزدیک خدا پہلے بولتا تو تھا۔ مگر اب کسی وجہ سے خاموش ہو گیا ہے۔ مگر احمدیت نے آکر اس صداقت کو جو قرآن کریم میں موجود تھی۔ مگر لوگوں کے دلوں سے محو ہو چکی تھی پیش کیا۔ کہ خدا تعالےٰ جیسے پہلے بولتا تھا اب بھی اپنے نیک بندوں سے کلام کرتا ہے۔ حتیٰ کہ اگر کوئی افریقہ کا حبشی بھی ہو اور قرآن کریم اور احادیث اخلاص کے ساتھ مطالعہ کرے۔ اور اپنے قلب کو تمام کدورتوں سے پاک کرے اور اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر کلیتہً گر جائے تو خدا تعالیٰ اپنا کلام اس پر بھی نازل کر سکتا ہے۔

اسیطرح نجات کو مسلمانوں نے باقی مذاہب کی طرح اپنے لئے مخصوص کر لیا تھا۔ مگر احمدیت نے بتلایا کہ نجات تو فضل الٰہی سے ہے۔ جس کو چاہتا ہے دیتا ہے کسی خاص شخص کا حق نہیں کہ ضرور اسی کو نجات ملے کسی اور کو نہ ملے۔

پھر مسلمانوں کا یہ سمجھ لینا کہ اسرائیلی انبیاء اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی ملک میں انبیاء مبعوث نہیں ہوئے غلط ہے اور قرآن سے اس کے برعکس ثابت ہے۔ چنانچہ احمدیت نے صحیح قرآنی تعلیم پیش کی کہ ہر ملک میں اللہ تعالےٰ کے انبیاء آئے ہیں۔ اور اسلئے ہم جسطرح اسرائیلی انبیاء کی عزت کرتے ہیں۔ اسیطرح کرشن۔ رام۔ بدھ اور کنفیوشس کی عزت بھی کرتے ہیں۔

بہرحال احمدیت ایک ایسا پیغام ہے جو مغرب و مشرق کے مرد و زن کیلئے یکساں حیات جاودانی اور عرفان الٰہی کا

پنجاب اسمبلی کے انتخابات

ہرچند کہ مستقل قاعدہ کے طور پر بعض امور کا فیصلہ ہو کر ان فیصلہ جات کی اشاعت جماعت احمدیہ کی رہنمائی کے لئے کی جا چکی ہے۔ تاہم آئندہ انتخابات کے ضمن میں ان کو جن امور کا یاد دلانا ضروری سمجھا گیا ہے وہ درج ذیل ہیں:۔

(۱) ہر احمدی دوست کو جس کا نام ووٹروں کی فہرست میں درج ہے لازم ہے کہ اپنے ووٹ کا کسی شخص کے ساتھ بطور خود وعدہ نہ کرے۔ بلکہ مرکز کے فیصلہ تک اپنے ووٹ کو محفوظ رکھے۔ اس ہدایت کے خلاف اگر کوئی دوست خود وعدہ کر لیگا تو جماعت اس وعدہ کی پابند نہ ہوگی۔ اور ایسا شخص نظام کے خلاف کارروائی کرنے والا سمجھا جائیگا۔ اس کے علاوہ دوسرے لوگوں کے ووٹوں کو بھی جو اپنے احباب کے زیر اثر ہوں یا جن کو زیر اثر لا سکتے ہوں حتی الوسع محفوظ کرنے کی کوشش کریں۔ (۲) جن دوستوں یا جماعتوں کو معلوم ہو کہ فلاں فلاں لوگ اسمبلی کے لئے کھڑے ہونگے ان کی اطلاع فوراً مرکز میں بھیجی جائے۔ (۳) کوئی احمدی دوست اپنے طور پر اسمبلی کے کسی اُمیدوار کی سفارش مرکز میں نہ بھیجیں۔ جن صاحبوں کو جماعت احمدیہ سے مدد کی خواہش ہو ان کو مشورہ دیا جائے کہ وہ خود اس مدد کی التجا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ارسال کریں۔ ایسی درخواستیں آنے پر جماعتہائے متعلقہ سے اُمیدوار صاحبوں کے متعلق مشورہ کرنے کے بعد فیصلہ کیا جائیگا کہ احباب جماعت کن صاحب کے حق میں ووٹ دیں۔ (۴) اس فیصلہ کا اعلان انشاءاللہ اکتوبر کے آخر میں کیا جائے گا۔

ناظر امور خارجہ

سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان

حفظانِ صحت

از جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب میڈیکل آفیسر نور ہاسپٹل

اکثر دیکھا جاتا ہے۔ کہ لوگ گلی کوچوں میں مرغ وغیرہ جانور ذبح کر لیتے ہیں۔ اور پر اور انتڑیاں وغیرہ وہیں پھینک دیتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ نہ صرف گلی کوچوں کی صفائی برباد ہو جاتی ہے۔ اور رہ گزروں کے سامنے گھنونا نظارہ نظر آنے لگتا ہے۔ بلکہ اس جگہ کی ہوا بھی متعفن اور بدبودار ہو جاتی ہے۔ اور یہ بات ظاہر ہے۔ کہ ایسا نظارہ اور ایسی ہوا صحت کے منافی ہے:۔

ہو سکتا ہے کہ لوگ خیال کریں۔ کہ آخر انتڑیاں اور پر وغیرہ گھر میں رکھنے والی چیزیں تو ہیں ہی نہیں۔ اور ان کی جگہ تو گلی کوچہ ہی ہو سکتی ہے۔ جہاں کہ مہتر دو وقت صفائی کرتا ہے۔ اور ان چیزوں کو اٹھائے جاتا ہے۔ مگر اول تو سمجھنا چاہیئے کہ جس وقت تک مہتر نہ آئے گا۔ اس وقت تک گلی کوچے گندے نظر آئیں گے۔ اور وہاں کی ہوا خراب ہوگی۔ دوم یہ کہ خواہ یہ مان بھی لیا جائے۔ کہ پر اور انتڑیاں مہتر اٹھائے جاتا ہے۔ مگر وہ خون جو ذبح کے وقت نکلتا ہے۔ اور فرش یا نالی میں کسی حد تک بہہ کر جلد جم جاتا ہے۔ وہ لمبے عرصہ کے لیئے بدبو اور فاسد مادوں اور جراثیم کا مرکز بن جاتا ہے۔

خون اگرچہ زندہ جانور کے جسم کا حصہ ہے۔ مگر شریعت نے اس کا استعمال حرام قرار دیا ہے۔ حالانکہ حلال جانور کا گوشت حلال ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خون ایک نجس چیز ہے۔ لیکن جب یہ سڑ جائے تو نجس تر ہو جاتا ہے۔ اور جب اس کے اندر مضر صحت جراثیم بکثرت پیدا ہو جائیں اور مفر صحت گیسیں پیدا ہو جائیں۔ اور خود جراثیم ہواؤں میں مل کر اڑنے لگیں۔ تو اس صورت میں نہ صرف رہ گزروں کی صحت کی خیر نہیں۔ بلکہ ان کی صحت کی بھی خیر نہیں۔ جنہوں نے اپنے نوکر کو وہ نرم نرم پرندہ دیا تھا۔ کہ جاؤ اس کو ذبح کر کے صاف کر لاؤ۔ تاکہ ہمارا صحت افزا اور مزیدار نوالہ بنے۔

قادیان کہ جس کو ہم مقدس مقام کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ اور واقعی مقدس مقام ہے۔ جس کے متعلق خدا کے فرستادہ نے خدا سے خبر پا کر یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ یہاں طاعونِ جارف نہ آئے گی۔ اور یہ پیشگوئی صفائی کے ساتھ پوری ہو کر اس مقام کی عظمت اور بزرگی کو ظاہر کر چکی ہے اگر اس مقام کے گلی کوچوں میں خصوصاً مسجد مبارک کے قریب کے کوچوں میں بھی مندرجہ بالا قسم کے مخرب صحت افعال نظر آئیں۔ تو یہ حیرت خیز اور افسوسناک بات ہے۔

لہذا میں عام ہمدردی خلائق کے جذبہ کے ماتحت درخواست کروں گا۔ کہ لوگ مندرجہ بالا قسم کے صفائی اور صحت کے منافی اعمال سے بچیں۔

میرے نزدیک ایسے جانوروں کے ذبح کا یہ طریق ہونا چاہیئے۔ کہ

(۱) اگر ذبح کرنے کی جگہ اینٹوں کے فرش والی نہیں ہے۔ یعنی کھودی جا سکتی ہے تو ایک گڑھا ضرورت کے مطابق کھود لیا جائے۔ اور اس کے کنارہ پر جانور کو ذبح کیا جائے۔ اور خون کو اس گڑھے میں جمع ہونے دیا جائے۔ اور بعد میں مٹی ڈال کر خون کو ڈھانپ دیا جائے۔ اور گڑھے کو پُر کر دیا جائے:۔

(۲) اگر فرش اور نالی پختہ ہیں۔ تو ذبح کرنے کی جگہ پر کافی مقدار راکھ یا مٹی کی پھینک لی جائے۔ اور اس راکھ یا مٹی کے ڈھیر پر ذبیحہ کا خون گرنے دیا جائے۔ اور بعد میں اور راکھ ڈال کر خون کو ڈھانپ دیا جائے۔ پر اور انتڑیاں وغیرہ گھر میں اسی غرض سے رکھے ہوئے کنستر میں ڈال دی جائیں۔ ان کو فرش پر نہ بکھرنے دیا جائے۔ مقررہ وقت پر اس کنستر کو مہتر اٹھائے جائے گا۔ اور صاف کر لائے گا۔ ایسے کنستر میں بھی روزانہ راکھ یا

مقدمہ قبرستان کی سماعت

جیسا کہ گذشتہ پرچہ میں اطلاع دی جا چکی ہے۔ پولیس کی طرف سے قبرستان میں احرار کی فتنہ انگیزی کے سلسلہ میں دائر کردہ مقدمہ کی سماعت کے لئے ۱۵ ستمبر کی تاریخ مقرر تھی۔ مگر چونکہ مسل تا حال واپس نہیں آئی۔ اس لئے بغیر کسی کارروائی کے مقدمہ ۲۱ ستمبر پر ملتوی ہو گیا۔ اس موقعہ پر جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ ملزموں کی طرف سے پیروی کے لئے موجود تھے۔ اس مقدمہ کے سلسلہ میں ۹/۳/۳۶ کو ملزمین کی طرف سے مندرجہ ذیل درخواست دی گئی تھی۔ جس پر بحث کے لئے عدالت نے ۱۲/۹/۳۶ کی تاریخ مقرر کی تھی۔ چنانچہ مقررہ تاریخ پر کورٹ انسپکٹر نے یہ عذر پیش کیا۔ کہ رپورٹیں لالہ وزیر چند اسسٹنٹ سب انسپکٹر متعینہ چوکی قادیان کی لکھی ہوئی نہیں ہیں۔ نیز اس وجہ سے غیر متعلق ہیں۔ کہ اصل واقعہ سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس کے جواب میں ملزمین کے فاضل وکیل جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ نے نہایت فاضلانہ بحث کی۔ اور پر زور الفاظ میں عدالت کو توجہ دلائی۔ کہ گو یہ رپورٹیں لالہ وزیر چند صاحب کی لکھی ہوئی نہ ہوں۔ پھر بھی بحیثیت انچارج چوکی ان امور کے متعلق سب سے زیادہ واقفیت ان کو ہی ہو سکتی ہے۔ اور ان رپورٹوں پر کوئی کارروائی کرنا یا نہ کرنا انہیں کے متعلق ہے۔ نیز ان رپورٹوں سے میں یہ ثابت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ پولیس کا رویہ جماعت احمدیہ کے خلاف ہے۔ اور یہ کیس بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے جس میں اکثر گواہانِ استغاثہ پولیس کے ملازم ہیں۔ عدالت نے فیصلہ محفوظ رکھا۔ جو ابھی تک نہیں سنایا گیا۔ درخواست درج ذیل ہے۔

بعدالت جناب مجسٹریٹ صاحب درجہ اول بٹالہ

سرکار بنام عبدالرحمٰن وغیرہ ملزمان

جرم زیر دفعہ ۳۲۶/۱۴۹ ضابطہ فوجداری

(درخواست زیر دفعہ ۹۴/۲۵۶ ضابطہ فوجداری)

جناب عالی! مقدمہ مندرجہ عنوان میں تاریخ پیشی ۱۲/۹/۳۶ مقرر ہے۔ اور اس دن لالہ وزیر چند صاحب A. S. I. انچارج چوکی پولیس قادیان کی شہادت منجانب استغاثہ پیش ہونی ہے۔ گواہ مذکور پر جرح کرنے کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ چند دستاویزات بھی طلب فرمائی جائیں۔ جن سے ملزمان یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ کہ قادیان کی پولیس کی حیثیت جب سے احرار اور جماعت احمدیہ کے درمیان اختلاف پیدا ہوا ہے غیر جانبدارانہ نہیں۔ بلکہ جماعت احمدیہ کو جس کے افراد کہ ملزمان مقدمہ ہذا ہیں ہمیشہ پولیس کے رویہ کے خلاف سخت شکایات رہی ہیں۔ مقدمہ ہذا میں چونکہ کثیر تعداد گواہانِ استغاثہ ملازمانِ پولیس کی ہے۔ اور درحقیقت استغاثہ کی بنیاد ہی ان گواہان پر ہے۔ اس وجہ سے یہ اور ضروری ہے۔ کہ ملازمان پولیس متعینہ قادیان کی جانبدارانہ حیثیت کو ظاہر کریں استدعا ہے کہ گواہ مذکور کو حکم دیا جائے۔ کہ وہ تاریخ پیشی کے دن مندرجہ ذیل دستاویزات اپنے ہمراہ لائے۔ اور چونکہ وقت تنگ ہے۔ مظہران کو دستی سمن مرحمت فرمایا جائے۔ تاکہ تعمیل ہو سکے:۔

(۱) رپورٹ نمبر ۱۱ مورخہ ۵/۶/۳۶ منجانب عبدالرحمٰن نمبردار بخدمت انچارج صاحب پولیس چوکی قادیان بوقت چھ بجے شام

(۲) رپورٹ نمبر ۱۲ مورخہ ۵/۶/۳۶ منجانب خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر امور عامہ جو مولوی ظفر محمد نے بوقت پونے سات بجے شام بخدمت انچارج صاحب چوکی پولیس قادیان پیش کی۔ اور فضل الرحمٰن شاہ نے درج کی۔

(۳) رپورٹ نمبر ۱۴ مورخہ ۵/۶/۳۶ منجانب منگو ولد شرف دین کھوکھر قادیان بوقت سات بجے شام بنام انچارج صاحب چوکی پولیس قادیان محررہ فضل الرحمٰن شاہ۔

(۴) رپورٹ نمبر ۱۸ مورخہ ۶/۲۶ / ۱۵ منجانب شیخ یوسف علی صاحب قار ناظر امور عامہ بنام انچارج صاحب پولیس چوکی قادیان ارسال کردہ معرفت مولوی ظفر محمد مولوی فاضل بوقت پونے دس بجے رات محررہ فضل الرحمن شاہ۔

(۵) رپورٹ منگو کمہار سکنہ قادیان بخدمت انچارج صاحب چوکی قادیان مورخہ ۶/۲۶ / ۱۶ بوقت چھ بجے شام۔

(۶) رپورٹ مورخہ ۶/۳۶ / ۱۷ بنسبت تدفین پسر مولاداد احمدی۔

(۷) رپورٹ مورخہ ۶/۳۶ / ۷ منجانب مولوی عبد الرحمن جنرل سکرٹری قادیان بخدمت انچارج صاحب چوکی قادیان بابت بیلہ قدم و حفاظت جائداد و دیوار۔

(۸) رپورٹ مورخہ ۶/۳۶ / ۸ منجانب منشی محمد الدین مختار عام صدر انجمن احمدیہ قادیان بخدمت انچارج صاحب چوکی قادیان بدیں مضمون کہ احراریوں نے صدر انجمن احمدیہ کی دیوار جو کہ پولیس چوکی کے پاس ہے گرادی ہے۔

(۹) رپورٹ نمبر ۵ مورخہ ۱/۳۶ / ۱۴ منجانب راجہ محمد نواز خان صاحب L.S. پولیس صدر بٹالہ بنسبت گرفتاری منگو و سراج دین زیر دفعہ ۱۰۷/۱۵۱ ضابطہ فوجداری

(۱۰) رپورٹ نمبر ۷ مورخہ ۷/۳۶ / ۸ منجانب خوشی محمد ولد نبی بخش ساکن قادیان

(۱۱) رپورٹ نمبر ۱۷ مورخہ ۷/۳۶ / ۹ منجانب خوشی محمد ولد نبی بخش ساکن قادیان

(۱۲) رپورٹ نمبر ۱ روزنامچہ چوکی قادیان مورخہ ۷/۳۶ / ۲ منجانب قریشی محمد صادق صاحب شبنم بابت جمن محررہ محمد علی۔

(۱۳) رپورٹ نمبر ۲ روزنامچہ چوکی قادیان مورخہ ۷/۳۶ / ۹ منجانب قریشی محمد صادق صاحب شبنم بابت جمن محررہ محمد علی

(۱۴) رپورٹ نمبر ۱ روزنامچہ چوکی پولیس قادیان مورخہ ۷/۳۶ / ۱۰ منجانب حکیم عبد المالک احمدی یوسف زئی ولد احمد الدین حسان بابت جمن

(۱۵) رپورٹ نمبر ۲۸ مورخہ ۷/۳۶ / ۷ چوکی قادیان بوقت پونے دس بجے دن منجانب منشی محمد حمید الدین مختار عام صدر انجمن احمدیہ قادیان و شیخ نور دین صدر محلہ ریتی چھلہ و میاں خیر دین سکھوانی مختار عام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب وغیرہ محررہ محمد علی

(۱۶) رپورٹ نمبر ۷ روزنامچہ ۷/۳۶ / ۱۰ چوکی قادیان منجانب محمد حمید الدین مختار عام صدر انجمن احمدیہ قادیان جو سردار خوشحال سنگھ A.S.I. نے پانچ بجے شام درج روزنامچہ کرائی۔ محررہ محمد علی محرر چوکی قادیان

(۱۷) نقل رپورٹ نمبر ۲ مورخہ ۷/۳۶ / ۴ چوکی قادیان منجانب علی احمد ولد رحیم بخش راجپوت ساکن امرتسر حال قادیان بابت گرائے جانے دیوار محررہ محمد علی چوکی قادیان۔

(۱۸) نقل رپورٹ منجانب علی احمد ولد رحیم بخش مورخہ ۷/۳۶ / ۱۱ بوقت گیارہ بجے شب سلسلہ رپورٹ ۷/۳۶ / ۴

(۱۹) رجسٹر تعیناتی سپاہیان کار خاص بابت سال ۱۹۳۴-۳۵-۳۶ء

(۲۰) رجسٹر جس سے ظاہر ہو کہ ۱۹۳۴-۲۵-۲۶ میں کس کس پولیس رپورٹر نے کون کون سی ڈائری قلمبند کی۔

(۲۱) رجسٹر تعیناتی سپاہیان واسطے حفاظت و پہرہ داری چوک ہائے احمدیہ و گشتی از ابتداء یکم جنوری ۱۹۳۶ء تا حال۔

(۲۲) رپورٹ بابت پوسٹر مورخہ ۶/۳۶ / ۲۶ شائع کردہ عبد الحق احراری نیچہ بند زیر عنوان "منشی غلام احمد قادیانی کی نبوت کا بطلان" مطبوعہ اقبال پریس ملتان جو کہ پولیس نے قبضہ میں کرکے ضبطی کی رپورٹ کی

(۲۳) ڈائری پولیس بنسبت تقریر مہر دین آتشباز ۶/۳۶ / ۱۹ بمقام قادیان جس میں اس نے قبرستان والے واقعہ اور دوسرے تمام واقعات کی ذمہ داری عزیز دین پٹواری پر ڈالی اور اس کے تبادلہ کا مطالبہ کیا۔

(۲۴) ڈائری پولیس بنسبت تقریر بشیر احمد پسرور ی احراری مورخہ ۶/۳۶ / ۲۶ بمقام قادیان جس میں اس نے عزیز دین پٹواری کے تبادلہ کا مطالبہ کیا۔

(۲۵) ڈائری پولیس بنسبت تقریر مہر دین آتشباز مورخہ ۷/۳۶ / ۳ بمقام قادیان۔ جس میں اس نے یہ بیان کیا کہ قبرستان ہمارا ہے اور اس میں احمدیوں کو مردہ دفن کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں۔

(۲۶) ڈائری پولیس جس میں خطبہ جمعہ مولوی عنایت اللہ احراری قادیان مورخہ ۸/۳۶ / ۳ رپورٹ کیا گیا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک احمدی کنسٹبل کو کار خاص پر لگایا گیا ہے اس کو فوراً تبدیل کیا جائے۔

(۲۷) ڈائری پولیس بنسبت تقریر مولوی عنایت اللہ احراری قادیان مورخہ ۸/۳۶ / ۷ جس میں کار خاص کے احمدی سپاہی کی فوری تبدیلی پر حکام کا شکریہ ادا کیا گیا ہے

(۲۸) ۶/۳۶ / ۱۵ کو دو احمدی بچے دفن ہونے کے متعلق جو رپورٹ کسی کنسٹبل پولیس کی طرف سے دی گئی۔

(۲۹) اندراج جس سے ظاہر ہو کہ ۶/۳۶ / ۵ کو کون کون سے کنسٹبل و ہیڈ کنسٹبل قبرستان میں گئے۔ اور ان میں سے کس نے اس روز کے وقوعہ کی رپورٹ دی۔

(۳۰) ۶/۳۶ / ۵ کو قبرستان میں جانے سے پہلے ان جانے والے کنسٹبلان نے چوکی میں کیا رپورٹ درج کرائی اور وہ کس حکم کے ماتحت گئے۔ جس روزنامچہ میں یہ حکم اور رپورٹ درج ہوں پیش کیا جائے

(۳۱) ۶/۳۶ / ۷ کو جو سپاہی قبرستان میں گئے ان کے اسماء جس رجسٹر یا روزنامچہ سے ظاہر ہوں وہ پیش کریں۔ نیز وہ رپورٹ جو وہ لکھا کر گئے تھے۔ اور جو قبرستان سے واپس آنے پر لکھائی گئی۔

(۳۲) رپورٹ نمبر ۷ مورخہ ۶/۳۶ / ۸ از جانب مسمی خلیل الرحمن سیٹھی بخلاف عبد الحق کھوجہ وغیرہ بابت زمین ریتی چھلہ۔

سماٹاؤن کمیٹی قادیان کی غفلت اور سہل انگاری کے خلاف صدائے احتجاج

اہالیانِ محلہ دارالرحمت وارڈ نمبر ۲ نے اپنے غیر معمولی اجلاس منعقدہ ۹/۳۶ / ۷ میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن بالاتفاق منظور کئے ہیں۔

(۱) اہالیان وارڈ نمبر ۲ کا یہ اجلاس عام سماٹاؤن کمیٹی قادیان کی غفلت اور سہل انگاری پر جو وہ اس وارڈ میں صفائی۔ روشنی اور ڈرینج وغیرہ کے سلسلہ میں کر رہی ہے سخت نفرت اور غصہ کا اظہار کرتا ہے۔ باوجودیکہ اس وارڈ پر ایک گراں قدر رقم ٹیکس کی صورت میں عائد کی گئی ہے۔ عرصہ آٹھ ماہ سے روشنی کا بالکل انتظام نہیں صفائی کی طرف بالکل توجہ نہیں کی جاتی ڈرینج کے لئے کوئی کام نہیں کیا گیا۔ جگہ بجگہ گندہ پانی اور کوڑا کرکٹ جمع ہے۔ بھنگنیں جہاں چاہتی ہیں گند پھینک جاتی ہیں۔ نہ ان کے لئے کمیٹی نے کوئی جگہیں مقرر کی ہیں۔ اور نہ ہی انکو جگہ بجگہ گند پھینکنے سے روکا جاتا ہے۔ جس سے ملیریا اور ہیضہ پھیلنے کا ہر وقت سخت خطرہ رہتا ہے۔

(۲) اہالیان وارڈ نمبر ۲ کا یہ اجلاس عام ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور سے درخواست کرتا ہے کہ وہ کمیٹی سے اس غفلت کے متعلق نوٹس لے۔ اور کمیٹی کو ہماری شکایات کے انسداد کی ہدایت فرمائیں۔

(۳) اس ریزولیوشن کی نقول ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور۔ ناظر صاحب امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور پریس کو بھجوائی جائیں۔ (خاکسار غلام مجتبےٰ صدر محلہ دارالرحمت وارڈ نمبر ۲)

سلسلہ کی عربی کتب کی قیمت میں کمی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض کتب جن کے متعلق شکایت تھی کہ ان کی قیمتیں زیادہ ہیں ان کی قیمتوں میں مناسب حد تک کمی کرکے قبل ازیں اخبار میں اعلانات شائع ہو چکے ہیں اب کی مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مندرجہ ذیل عربی کتابوں کی قیمتوں میں بھی مناسب کمی کی جا رہی ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ اس رعایت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خود بھی کتب خریدیں اور اپنے دوستوں میں بھی تحریک کریں۔

نام کتاب	قیمت سابق	کمی فی نسخہ	قیمت موجودہ
خطبۃ الہامیہ	۱/۴	۸	۱۲/
الخطاب الجلیل	عا	۱/۴	۱۲/
التبلیغ	عہ	۸/	۸/
التعلیم	عہ	۸/	۸/

(ناظر تالیف و تصنیف قادیان)

پنجاب کے کوہستانی علاقوں کو سیلاب کی تباہ کاریوں سے بچانے کے متعلق

انسدادی تدابیر

حال میں ہز ایکسی لنسی گورنر بہادر پنجاب کی زیر صدارت ایک کانفرنس اس مقصد کو مدِ نظر رکھ کر منعقد کی گئی۔ کہ پنجاب کے بعض اضلاع میں کوہستانی علاقوں کو سیلاب کی تباہ کاریوں سے محفوظ رکھنے کے لئے کونسی انسدادی تدابیر اختیار کی جائیں۔ اس کانفرنس کی روئداد اب موصول ہوئی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سب سے پہلے اس سوال کو زیر بحث لایا گیا۔ کہ کتنے اضلاع میں یہ مسئلہ انسدادی تدابیر سے حل ہو سکتا ہے۔ اور ان تدابیر کی نوعیت کیا ہو۔

اضلاع کی انفرادی ضروریات

جہاں تک اضلاع انبالہ اور گورداسپور کا تعلق ہے۔ کانفرنس مذکور نے سفارش کی۔ کہ یہاں ایک افسر جنگلات کو ضروری کارروائی کے مشترکہ انتظام کے واسطے مقرر کیا جائے۔ یہ افسر ڈپٹی کمشنر کے ساتھ گہرے ربط و اشتراک سے کام کرے۔ مذکورہ بالا افسر جنگلات کی محکمانہ کارگزاری کی نگرانی صاحب کنسرویٹو جنگلات کے سپرد ہو۔ افسر مذکور کا فرض ہوگا۔ کہ افسر جنگلات عام پالیسی میں کوئی ترمیم کرنا چاہے تو اسے سب سے پہلے صاحب کنسرویٹو جنگلات سے مشورہ لینا چاہیئے

نیز افسر جنگلات کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے تقرر کے ایک سال کے اندر ہر ضلع کے متعلق جداگانہ رپورٹ اس امر کی پیش کرے۔ کہ وہاں کے مقامی مسئلہ کی نوعیت کیا ہے۔ کونسے علاقہ کو پانی کی مار سے بچانے کی ضرورت ہے اور گورنمنٹ اور عوام ملک کونسی انسدادی تدابیر اختیار کر سکتے ہیں۔ اور پہاڑیوں اور ان علاقوں کی جو ان کے متصل واقع ہیں۔ اقتصادی قدر و قیمت میں کیونکر اضافہ ہو سکتا ہے۔

جہاں تک ہوشیار پور کے "چوؤں" کا تعلق ہے۔ کانفرنس مذکور نے سفارش کی ہے۔ کہ "چوؤں" کے ساتھ ساتھ جو اراضی ہے۔ وہاں مویشیوں کی چرائی اور نخل بندی کو امداد باہمی کے طریق پر منظم کرنے کے لئے محکمہ امداد باہمی کا ایک انسپکٹر اور چار سب انسپکٹر چار سال کی مدت کے لئے مقرر کئے جائیں۔ اس پر ۲۸ ہزار روپیہ صرف ہوگا۔ نیز قرار پایا کہ اصلاح دیہات کے واسطے حکومت ہند کی طرف سے جس مالی عطیہ کے ملنے کی توقع ہے۔ اس سے جن اصلاحی تجاویز کو عملی صورت دینے کا ارادہ ہے ان میں اس چرائی اور نخل بندی کی تجویز کو نمایاں حیثیت دی جائے۔

اضلاع کانگڑہ۔ جہلم۔ گجرات شاہ پور۔ راولپنڈی

کانگڑہ کے بارے میں کانفرنس نے اس امر کو تسلیم کیا۔ کہ اس ضلع میں یہ مسئلہ صرف مویشیوں کی چرائی سے تعلق رکھتا ہے۔ اور اس مسئلہ کا ایک ممکن حل یہ ہے۔ کہ گھاس کے لئے زیادہ رقبہ جات کو محفوظ رکھنے کی تحریک کی جائے۔ اس کے یہ معنے ہوں گے۔ کہ شاملات کی تقسیم کے لئے اجازت لینی پڑے گی۔

جہلم کے متعلق ڈاکٹر آر ایم گوری (آئی۔ ایف۔ ایس) نے جو تجویز مرتب کی تھی۔ کانفرنس نے اسے منظور کرنے کی سفارش کی۔ اس تجویز پر ۲۰ ہزار روپیہ صرف ہوگا۔

بندوبست جنگلات کی نظر ثانی کے متعلق کانفرنس نے تجویز کیا۔ کہ فنانشل کمشنر صاحب موجودہ کھتونیوں کا قانونی نقطہ نظر سے معائنہ کریں۔ نیز کانفرنس نے تجویز کیا۔ کہ کمشنر راولپنڈی کے ساتھ ایک افسر جنگلات ہونا چاہیئے۔ جو اضلاع گجرات جہلم اور شاہ پور میں زمین کو پانی کی مار سے بچانے کے مسئلہ کو حل کرے۔ اور ایسی تجاویز پیش کرے۔ جن پر زمیندار بطور خود عمل پیرا نہیں ہو سکتے۔

کانفرنس نے اس امر پر اظہار اطمینان کیا۔ کہ متعلقہ افسروں کے مابین کامل اشتراک عمل ہے۔ اور لوگوں کے مفاد کی نہایت احتیاط سے حفاظت کی جاتی ہے۔ جنگلات میں بہتر قسم کا چارہ پیدا کرنے کا سوال بھی معرض بحث میں آیا۔ اور اس کے متعلق کانفرنس نے اس رائے کا اظہار کیا۔ کہ اگر چارہ کے رقبہ جات کو زیادہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

بیت المقدس ۱۵ ستمبر۔ ایک اطالوی خبر رساں ایجنسی کا بیان ہے کہ فوجی حکام اس مسئلہ پر غور کر رہے ہیں کہ فلسطین کے مفتی اعظم امین الحسینی کو نظر بند کر دیا جائے اور عرب ہائی کمیٹی کے دیگر ارکان کے خلاف بغاوت کے الزام میں مقدمے چلائے جائیں۔

ہوشیارپور ۱۵ ستمبر۔ گذشتہ رات گیارہ بجے کے قریب اس جگہ زلزلہ کا جھٹکا محسوس ہوا۔ لوگ چونک کر مکانوں سے باہر نکل آئے۔ کسی قسم کے نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔

کلکتہ ۱۵ ستمبر۔ اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان میں ملیریا سے ہر سال ۵۰ لاکھ نفوس جان بحق ہوتے ہیں

حیدر آباد (بذریعہ ڈاک) اعلیٰحضرت حضور نظام کے سب سے چھوٹے فرزند بعمر گیارہ ماہ دو ہفتہ بیمار رہ کر فوت ہو گئے نماز جنازہ میں حضور نظام اور اعلیٰ حکام شریک ہوئے۔

لنڈن ۱۵ ستمبر۔ مسٹر میکماہن جس کے خلاف ملک معظم پر ریوالور پھینکنے کے سلسلہ میں مقدمہ چل رہا ہے۔ اس نے بیان دیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مجھے ایک غیر ملکی حکومت نے بادشاہ کے قتل کے لئے مامور کیا تھا۔ اور اس کام کے لئے ڈیڑھ سو سٹرلنگ دینے کا وعدہ کیا تھا۔ نو اشخاص کو میرے ہمراہ کیا گیا تھا۔ مزید بیان کیا کہ اگر انگلستان میں سازش ناکام رہی تو فرانس میں بادشاہ پر گولی چلائی جائے گی۔

بیت المقدس ۱۵ ستمبر۔ فلسطین کی وطنی جماعت کے پانچ ارکان کو فوجی حکام نے ملک بدر کر دیا ہے۔ ان میں دو عیسائی پادری بھی شامل ہیں۔

کینٹن ۱۵ ستمبر۔ چند دن ہوئے مانچوکوکی روسی سرحد روسی بمباطیاروں نے بم برسائے تھے۔ جس پر جاپانی حکومت نے احتجاج کیا تھا۔ اب معلوم ہوا ہے کہ جاپانی فوجی دستوں نے جارحانہ کارروائی شروع کر دی ہے اور مغربی اندرونی منگولیا پر حملہ کر دیا ہے۔ فریقین میں خوفناک جنگ ہوئی۔ جو تین گھنٹہ تک جاری رہی۔

عربی اخبارات رقمطراز ہیں۔ کہ مراکش کے مسلمانوں نے اپنی متوازی حکومت قائم کر لی ہے۔ نئی حکومت نے ہسپانویوں اور فرانسیسیوں کو الٹی میٹم دیا ہے۔ کہ مراکش سے نکل جاؤ۔ ہسپانیہ میں لڑنے والی طاقتیں اس الٹی میٹم سے متاثر ہو کر مصالحت کی طرف مائل ہو گئی ہیں۔ مراکش کی اس نئی اسلامی جمہوریت کا رئیس مجاہد ریف عبدالکریم کا ایک رشتہ دار ہے۔

بیت المقدس ۱۵ ستمبر۔ صفد کے مقام پر یہودیوں اور عربوں میں سخت مقابلہ ہوا۔ یہودی آخرکار میدان چھوڑ کر بھاگ نکلے۔ پولیس اور فوج یہودیوں کی امداد کو پہنچ گئی۔ چنانچہ اس نے عربوں کو گرفتار کر لیا۔

وارسا ۱۵ ستمبر۔ وزیر اعظم پولینڈ نے ایک اعلان شائع کیا ہے کہ اگر پولینڈ کے مدیران جرائد نے اپنی روش کو تبدیل نہ کیا اور حکومت کے خلاف معاندانہ پراپیگنڈا جاری رکھا تو انہیں گرفتار کر لیا جائے گا۔ اور اخبارات کو بند کر دیا جائے گا۔

لنڈن ۱۵ ستمبر۔ مسٹر میکماہن کو جس کے خلاف ملک معظم ایڈورڈ ہشتم پر ریوالور پھینکنے کے سلسلہ میں تین الزامات کی بنا پر مقدمہ چل رہا تھا۔ آج بارہ ماہ قید بامشقت کی سزا دی گئی۔

جبل الطارق ۱۵ ستمبر برطانوی باشندوں نے جو یہاں مقیم ہیں مظاہرہ کیا پولیس نے ان پر لاٹھی چارج کیا۔ جس سے متعدد اشخاص مجروح ہوئے۔

شملہ ۱۵ ستمبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ مسٹر ایف۔ اے رحمان وائس چانسلر ڈھاکہ یونیورسٹی کو ڈاکٹر ایل کے چندر کی جگہ پبلک سروس کمیشن کا رکن مقرر کیا گیا ہے

اوسلو ۱۵ ستمبر۔ ایک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ناروے میں ایک جگہ پر خاکی سطح پھٹ جانے سے دو گاؤں آناً فاناً نظروں سے غائب ہو گئے اور پچاس آدمی ہلاک اور ساٹھ مجروح ہوئے۔

ٹوکیو ۱۵ ستمبر۔ کوریا کے قزاقوں نے مشرقی مانچوریا میں رات کے وقت جاپانی فوجیوں کی ایک گاڑی پر حملہ کر دیا۔ جس کے نتیجہ میں ۲۵ جاپانی افسر اور سپاہی ہلاک اور ۶۵ زخمی ہوئے۔

نورمبرگ ۱۵ ستمبر۔ آج نازی کانگرس میں خوب جوش و خروش تھا۔ مشقی جنگ میں سترہ ہزار پیدل فوج شامل تھی۔ میدان میں ٹینک حرکت کر رہے تھے۔ فضا میں جنگی طیارے مصروف پرواز تھے۔ ہٹلر نے فوج کو مخاطب کرتے ہوئے کہا وقت کتنا ہی نازک آ جائے ہمیں دہشت زدہ، بے ہمت اور بزدل نہیں پائے گا۔ کانگرس ہال میں آخری تقریر کرتے ہوئے ہٹلر نے کہا کہ اشتراکیت جرمنی کی بدترین دشمن ہے اور اب یہ تحریک اپنی فوجی طاقتوں کو جرمنی کی سرحد کے قریب پہنچا رہی ہے۔ اگر اشتراکیت نے جرمنی میں بھی وہی کارروائیاں کرنے کا ارادہ کیا جو ہسپانیہ میں ہو رہی ہیں۔ تو ہم اس سے جنگ کریں گے۔

لنڈن ۱۵ ستمبر۔ دفتر وزارت خارجہ میں معاہدہ عدم مداخلت کے متعلق بین الاقوامی کمیٹی کا دوسرا اجلاس منعقد ہوا۔ ایک سب کمیٹی قائم کی گئی۔ اس میں برطانیہ زیکوسلاویہ فرانس، جرمنی۔ اٹلی سویڈن اور روس کے نمائندے شامل ہیں۔

پیرس ۱۵ ستمبر۔ ہسپانیہ کے صدر ازانا نے ایک اخبار میں بیان شائع کیا ہے، جس میں لکھا ہے کہ فرانس کا مفاد ہسپانیہ کا وابستہ ہے۔ اگر ہسپانیہ پر فسطائیوں نے قبضہ کر لیا تو فرانس کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اس نے اپنے ایک دشمن میں اضافہ کر لیا ہے۔ آخر میں کہا ہے کہ باغیوں کو شکست حاصل ہو گی یا فتح۔ یہ فیصلہ وقت کرے گا۔ لیکن ہسپانوی قوم کی اکثریت باغیوں کے خلاف ہے۔ اگر بیرونی فسطائی حکومتیں باغیوں کی امداد نہ کریں۔ تو ان کی ناکامی اور نامرادی کی موت مرنا پڑے گا۔

ادیس ابابا ۱۵ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مسلح حبشیوں کے ایک لشکر نے نواحی مستقر کی جنوبی سمت سے شہر پر حملہ کیا۔ اطالوی فوجوں نے مدافعت کی۔ حملہ آوروں کو اطالوی فوجوں کی آتشباری کے سامنے پسپا ہونا پڑا دو سو حبشی میدان جنگ میں کام آئے۔

پیرس ۱۵ ستمبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ فرانس کے مزدوروں میں ہسپانیہ کی اشتراکی حکومت کی ہمدردی کا جذبہ عملی رنگ اختیار کر رہا ہے۔ وہ رائے عامہ کو بیدار کر کے حکومت کو سپین کے معاملات میں مداخلت کرنے پر مجبور کرنا چاہتے ہیں بعض مزدور جماعتوں نے فرانس کے وزیر اعظم کو الٹی میٹم دیدیا ہے کہ اگر وہ اشتراکی حکومت کی امداد کا اعلان نہ کرے گا تو مزدور کے شدید ذرائع اختیار کرینگے۔

لنڈن ۱۵ ستمبر۔ ساؤتھمپٹن سے تین ہزار مزید برطانوی فوج عازم فلسطین ہو گئی ہے۔

بیکانیر ۱۵ ستمبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حال میں زبردست بارش کی وجہ سے ریاست بیکانیر میں پچاس کے قریب دیہات میں سخت تباہی آئی۔ بہت سے دیہات زیر آب ہو گئے۔ اور ہزاروں مکانات گر گئے۔ عورتیں اور بچے کس میرسی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔

لنڈن ۱۵ ستمبر۔ ملک معظم ایڈورڈ ہشتم اپنے تفریحی سفر کو ختم کرنے کے بعد لنڈن واپس آ گئے ہیں۔

لاہور ۱۵ ستمبر۔ آج مسٹر جونز آئی۔ سی۔ ایس۔ قائمقام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کی عدالت سے پیپلز بنک سے سات لاکھ روپیہ غبن کرنیکے سلسلہ میں مسٹر کے۔ ایل۔ گابا کی درخواست ضمانت اور درخواست انتقال مقدمہ سنا دیا گیا۔ اور ہر دو درخواستیں نامنظور ہوئیں۔

امرتسر ۱۵ ستمبر۔ گیہوں حاضر ۲ روپے ۱۲ آنے ۳ پائی۔ نخود حاضر ۲ روپے ۲ آنے۔ سونا دیسی ۴۳ روپے ۱۲ آنے۔ چاندی دیسی ۴۹ روپے ہے۔

رانچی ۱۵ ستمبر حکومت بہار نے سیلاب زدگان کی فوری امداد کے لئے ۲ ہزار روپیہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پٹنہ کے سپرد کیا ہے۔

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی)